نورانی قاعدہ کیسے پڑھائیں

ضروری قواعد، مفید تجربات

www.KitaboSunnat.com

مرتب

مفتی محمد منیر قاسمی

(استاذ کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، حیدرآباد)

نظر ثانی و تقریظ

حضرت مولانا عبید الرحمٰن اطہر صاحب قاسمی ندوی

(ناظم مدرسہ امداد العلوم جامع مسجد ٹین پوش، حیدرآباد)

www.kitabosunnat.com

شائع کردہ

مکتبۂ احیاءِ سنت

مدرسہ امداد العلوم جامع مسجد ٹین پوش لال ٹیکری حیدرآباد ۴- فون : ۲۳۳۲۵۹۵۲-۴۰-۹۱+

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : نورانی قاعدہ کیسے پڑھائیں؟

مرتب : مفتی محمد منیر قاسمی

(استاذ کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، حیدرآباد)

نظر ثانی و تقریظ : مولانا احمد عبید الرحمٰن اطہر صاحب

کمپوزنگ : گرافک سولیوشن

(9520717020/9634990960)

سن طباعت : ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۲ء

تعداد صفحات : ۸۴

ناشر : مکتبۂ احیاءِ سنت مدرسہ امداد العلوم جامع مسجد ٹین پوش لال ٹیکری حیدرآباد ۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرس

صفحہ نمبر	عناوین
۵	❁ تقریظ
۶	❁ تاثرات
۸	❁ نور محمد حقانی لدھیانویؒ کا مختصر تعارف
۹	❁ تجوید
۹	⊙ تمہید
۱۳	❁ مبادیات
۱۵	⊙ نقشۂ دانت
۱۶	⊙ نقشۂ مخارج
۱۷	⊙ مخارج حروف کا بیان
۱۹	⊙ تختی نمبر۔1
۲۶	⊙ تختی نمبر۔2
۲۸	⊙ تختی نمبر۔3
۳۲	⊙ تختی نمبر۔4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ **تختی نمبر۔5** ۳۵

⊙ **تختی نمبر۔6،7،8** ۳۶

⊙ **تختی نمبر۔9،10** ۳۸

⊙ **تختی نمبر۔11،12،13** ۳۹

⊙ **تختی نمبر۔14،15،16** ۴۱

⊙ **خلاصہ تختی نمبر۔14** ۴۱

⊙ نقشۂ تفخیم وترقیق ۴۵

⊙ **تختی نمبر۔17،18،19،20،21** ۴۶

⊙ نقشۂ مد ۴۹

⊙ **تختی نمبر۔22،23،24** ۵۰

⊙ اخفاء شفوی کا طریقہ ۵۰

⊙ سیکھنے کا طریقہ ۵۰

⊙ موانع ادغام ۵۳

⊙ نقشۂ نون ساکن، میم ساکن ۵۴

⊙ **تختی نمبر۔25،26،27،28** ۵۵

⊙ نورانی قاعدہ ایک نظر میں ۵۶

❁ نورانی قاعدہ کے بعد ۵۷

❁ مہمات ۵۹

⊙ خواص کی غلطیاں ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نونِ قطنی ۶۰
- الف اور ہمزہ کا فرق ۶۰
- ادغام کی قسمیں ۶۲
- سکتہ ۶۲
- استعاذہ اور بسملہ کے احکام ۶۴

مکتب سے کچھ گذارشات ۶۶

- مکاتب کے چھ مقاصد ہوتے ہیں ۶۷

کامیاب استاذ کے اوصاف ۷۳

تربیت اور سزاؤں کے اصول ۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

قرآن مجید کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے کلمات کے صرف تلفظ کو سیکھنا بھی ایک مکمل فن کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے لیے ہر دور میں علماء وقراء کا ایک طبقہ اپنی زندگیاں صرف کرتا رہا ہے، فن کے اعلیٰ درجات کا حصول ہر کسی کے بس میں ہے نہ ہر ایک پر فرض؛ لیکن ضروری درجہ کی تجوید سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے، اس مقصد کے لیے ہمارے علاقہ میں نورانی قاعدہ رائج ہے جو تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

لیکن کتاب کے ساتھ معلم کا ماہر ہونا بھی ضروری ہے، بسا اوقات معلمین کی مہارت اور تدریسی طریقہ کار میں نقص وکمی کے باعث طلبہ عزیز کا طویل وقت صرف ہو جاتا ہے اور نتیجہ بھی خاطر خواہ نہیں ہوتا، بعض اساتذہ برسوں سے تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں؛ لیکن نورانی قاعدہ کے شروع میں لکھی ہوئی طریقہ تعلیم کی ہدایات سے بھی بے خبر ہیں، ضروری ہے کہ مدارس کے اساتذۂ کرام وذمہ داران اس پہلو پر توجہ دیں۔

اسی موضوع سے متعلق مولانا محمد منیر صاحب (استاذ مدرسہ کہف الایمان ٹرسٹ) نے مفید مضامین اس کتابچہ میں جمع اور مرتب کئے ہیں، احقر نے ان مضامین کو ملاحظہ کیا اور بحمد اللہ مفید پایا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش ومحنت کو قبول فرمائے اور نورانی قاعدہ کے اساتذۂ کرام سے درخواست ہے کہ نورانی قاعدہ کے طریقہ تعلیم کی ہدایات ضرور ملاحظہ فرمائیں اور اس کتابچہ سے بھی استفادہ فرمائیں، ان شاء اللہ نفع ہوگا۔

فقط والسلام

احمد عبید الرحمٰن اطہر

۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ

۱۶ر دسمبر ۲۰۲۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''إنّما العِلمُ بالتّعلّمِ'' علم سیکھنے سے آتا ہے، پڑھانا بھی ایک فن ہے، قابل ہونا الگ چیز ہے، قابل بنانے کا ہنر الگ فن ہے، چھوٹے بچوں کو پڑھانے کے لیے محنت اور محبت کی مقدار زیادہ چاہیے، اُس اُستاذ کے اخلاق اور رویے بچہ کو علم دین پر جما بھی سکتے ہیں اور بھٹکا بھی سکتے ہیں۔

قرآن کے معلم کے بارے میں اچھی تصویر اگر بٹھادی جاتی ہے تو وہ طالب علم پوری زندگی دین اور علم دین سے محبت کرنے والا بن جاتا ہے، تجربات سالہا سال اور فکر کا نچوڑ ہوتے ہیں، دوسروں کے تجربات بطور خاص اکابرین کے تجربات بڑی بڑی پیچیدگیاں حل کردیتے ہیں، پوچھ پوچھ کر پڑھنے پڑھانے سے کم وقت میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے، بغیر سیکھے پڑھانا ایک قسم کی خیانت ہے، نورانی قاعدہ کے پڑھانے والے کو یاد ہونا چاہیے کہ پڑھنے والا جو بھی پڑھے گا یا لکھے گا اس میں حروف تہجی سکھانے والے استاذ کا بھی حصہ ہوگا، دین کی کوئی خدمت چھوٹی نہیں ہوتی ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قراء کے ملک اور گیارہ سو سال سے علم کا کعبہ یعنی جامعۂ ازہر رکھنے والے مصر میں اور اس کے آخری گاؤں میں بھی نورانی قاعدہ پڑھایا جاتا ہے، آج بھی حرمین شریفین کے مکاتب میں یہی قاعدہ استعمال ہوتا ہے، میں نور محمد لدھیانوی اور ان کے بعد کام کرنے والوں کے اخلاص اور قبولیت پر حیران رہتا ہوں کہ پروردگار عالم نے محض اپنی قدرت سے اس رسالہ کو کیسے عرب وعجم میں چلا دیا۔

میرے دوست نے اس کتابچہ کی ترتیب میں کافی مشقت اٹھائی، ہردوئی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے ہوئے حضرات سے بار بار رجوع ہوتے رہے، تصحیح وتدریب سے متعلق منعقد ہونے والے اجتماعات میں شرکت کی، دنیا بھر میں اس موضوع پر ہونے والے کاموں کا گہرائی سے مطالعہ کیا، نورانی قاعدہ پڑھانے والوں کی سطح کے مطابق مواد اکٹھا کرتے رہے۔

انہوں نے خود قراتِ حفص اور سبعہ وغیرہ ملک کی مشہور درسگاہ مفتاح العلوم میں پڑھا ہے، سب سے بڑی سعادت مندی یہ ہے کہ ہمارے مربی و مشیر حضرت ہردوئی، حضرت ندوی، حضرت باندوی اور آج کل حکیم کلیم اللہ صاحب علی گڑھی کے صحبت یافتہ، کہنہ مشق عالم دین، صاحب نسبت شخصیت حضرت مولانا احمد عبید الرحمٰن اطہر صاحب قاسمی ندوی دامت برکاتہم نے حرف بحرف نظر ثانی کی ہے، جابجا اضافے بھی کئے ہیں، ادارہ کہف الایمان اس قسم کے بہت سے کاموں کے عزائم رکھتا ہے۔

دعا ہے کہ رب کریم اس محنت کو قبول فرما کر یا نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

راقم

ابوبکر جابر قاسمی

۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ

۲۴ر دسمبر ۲۰۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نور محمد حقانی لدھیانویؒ کا مختصر تعارف

پیدائش: ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء

جائے پیدائش: لدھیانہ

تحصیل علم: دہلی، کانپور، لکھنو کے مدارس

علم حدیث شیخ احمد علی سہارنپوریؒ سے حاصل کیا، فراغت کے بعد قرآن وعلم دین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، ''نور علی نور'' نامی رسالہ جاری کیا، مطبعہ حقانیہ نامی ایک پریس کھولا، اپنے والد حافظ علی محمدؒ کے شروع کئے ہوئے لڑکیوں کے مدرسہ کو ترقی دی، اس کا نام مدرسہ حقانیہ رکھا، حفظ وتجوید کا شعبہ قائم کیا، ملک میں گویا ایک مثالی مدرسہ قائم کیا اور ایک قابل تقلید نظام چلایا، اس کی شاخیں پھیلتی رہیں، پھر اس کا نام ''ام المدارس'' رکھا گیا، نورانی قاعدہ کے علاوہ نماز، عقیدہ، توحید اور ایمان سے متعلق بعض منظوم کتابیں بھی لکھی ہیں، تقسیم کے بعد وہ مدرسہ فیصل آباد پاکستان منتقل ہو چکا ہے، اب ان کے پوتے، نواسے اس ادارہ کو چلا رہے ہیں۔

مولانا عبدالحئ لکھنویؒ (والد ابوالحسن علی ندوی) نے نزھۃ الخواطر میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ معلومات ان کی پوتی ام سلمان فاطمہ بنت احمد حسن بن نور محمد حقانی کی طرف سے انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

وفات: ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجوید

تمہید

بے شک قرآن پاک کی تلاوت عظیم اجر وثواب کا باعث ہے، جس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں:

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَلَا أَقُوْلُ {الم ذَلِكَ الْكِتَابُ} وَلَكِنَّ الْأَلِفَ حَرْفٌ، وَاللَّامَ حَرْفٌ، وَالْمِيمَ حَرْفٌ، وَالذَّالَ حَرْفٌ، وَاللَّامَ حَرْفٌ، وَالْكَافَ حَرْفٌ.(۱)

قرآن پاک کے سیکھنے سکھانے کو بہترین مشغلہ قرار دیا گیا ہے، حدیث پاک میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.(۲)

بلکہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والوں کو اہل اللہ قرار دیا گیا ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ، أَهْلُ اللهِ

(۱) المعجم الاوسط، حدیث نمبر: ۳۱۴

(۲) صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۰۲۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَخَاصَّتُهُ. (۱)

لیکن یہ سب فضائل قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے پڑھانے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے پر موقوف ہیں، اس کی خلاف ورزی باعث رحمت کے بجائے باعث زحمت، باعث عذاب ولعنت ہو سکتی ہے:

قال أنس بن مالك رضي الله عنه رُبَّ تالٍ لِلْقُرآنِ والقُرآنُ يَلْعَنُه. (۲)

اسی لئے مدارس و مکاتب کو مضبوط کرنے، ان میں جان ڈالنے کی بے حد کوشش کی جاتی رہی ہے، بے شک فن تجوید کا سیکھنا فرض کفایہ ہے؛ لیکن تجوید کے مطابق پڑھنا (تلاوت کرنا) فرض عین ہے۔

دوسری بات اچھا پڑھنا الگ فن ہے اور اچھا پڑھانا ایک الگ کمال ہے، ہر اچھا پڑھنے والا اچھا پڑھانے کا سلیقہ بھی رکھتا ہو یہ ضروری نہیں ہے، کامیاب معلم اور مدرس کے لئے جہاں دردمندی، امانت داری، احساسِ ذمہ داری اور عملی تربیت ضروری ہے وہیں علمی پختگی، پڑھے ہوئے فن میں مہارت، انداز تفہیم، بچوں کی نفسیات سے واقفیت، آسان اور تدریج کا لحاظ رکھتے ہوئے قواعد کو پیش کرنا ایک ماہر استاذ کی علامت ہے۔

بچوں کی مثال ایک صاف تختی کی سی ہے، اگر اس پر ابتداء میں ہی اچھی محنت کرائی جائے تو وہ راسخ اور مضبوط ہو جاتا ہے، حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے: العِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ عَلَى الحَجَرِ "کہ بچپن کا پڑھا ہوا پچپن تک کام آتا ہے۔"

بعض اساتذہ غلط سننے کے باوجود روک ٹوک نہیں کرتے جس کی وجہ سے بچوں کی غلطی مستحکم ہو جاتی ہے، بعد میں اس کی اصلاح میں کافی محنت لگتی ہے، اب اساتذہ کرام کو دو کام

---

(۱) سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۲۱۵

(۲) احیاء علوم الدین، الباب الأول في فضل القرآن وأهله: ج۱، ص ۲۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے ہوتے ہیں: (۱) صحیح ادائیگی (۲) غلط عادت کی اصلاح۔

جب استاذ اچھا پڑھانے کا سلیقہ نہ جانتا ہو تو بچوں کا وقت ضائع کرتا ہے، پھر ان کی صلاحیت کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے، والدین کے اعتماد اور بھروسہ کو توڑ دیتا ہے، پھر ایک ایسی کھیپ تیار ہوتی ہے جو بجائے صحیح تعلیم دینے کے غلط تعلیم دیتی ہے، پھر ان کے تحت پڑھنے والے طلبہ بھی اسی طرح پیدا ہوتے ہیں۔

اسی لئے جگہ جگہ کیمپ اور تصحیح کے شعبے قائم کئے جا رہے ہیں، تاکہ ان کی پہلے ٹریننگ ہو جائے، تنقیح ہو جائے، تجربات پیش کئے جاتے ہیں، بے شک تجربات وحی منزل من اللہ تو نہیں ہوتے ہیں؛ لیکن تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، تجربہ کر کے سیکھنے کے بجائے سالہا سال سے اپنی زندگی کو کھپانے والوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہی عقلمندی ہے۔

حضرت مولانا اسماعیل صاحب کاپودروی صاحب فرماتے ہیں کہ مدرس کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں: (۱) اپنی تصحیح ہو (۲) پڑھانے کی ترتیب سے واقف ہو (۳) اہل اللہ کی صحبت ہو۔

یہ بھی فرماتے ہیں کہ مکتب سے پہلے اپنے مدرس کو اعلیٰ بناؤ تو مکتب اعلیٰ بنے گا، ہم لوگ مدرس کی تبدیلی کے قائل نہیں ہیں ہاں مدرس میں تبدیلی کے قائل ہیں، تدریسی تجربات کے اعتبار سے جس مدرس کے دو سال یکساں ہو وہ خسارہ میں ہے، جس مدرس کو اپنے کام کا انشراح ہو جاتا ہے اس کے لئے مکتب کی خدمت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا کام بہت آسان ہو جاتا ہے، اس کے لئے کوئی شکل مشکل نہیں رہتی، یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم قرآن پاک خود صحت کے ساتھ پڑھتے ہیں؛ لیکن یہ صحت اپنے پاس پڑھنے والے بچوں میں کیوں منتقل نہیں ہوتی لمحۂ فکریہ ہے۔(۱)

---

(۱) مستفاد از: مکاتب کے اہم امور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ تصحیح پڑھانے کی اور طریقۂ کار سیکھنے کی کتنی اہمیت اور ضرورت ہے۔

یہ کتابچہ نہ کوئی خالص تجوید کی کتاب ہے اور نہ ہی نورانی قاعدہ کے ہدایات کا اعادہ بلکہ اکابر کے تجربات، رواج پائی اغلاط کا ازالہ، مشکلات کا حل، زود اثر اور حکمت آمیز طرقِ تدریس، حضرت مولانا عبید الرحمٰن اطہر صاحب کی فکر و کوشش ماہرین اور قراء سے سنی لکھی باتوں کے مستفادات ہیں۔

ادارہ کہف الایمان ٹرسٹ کے تحت حفاظ علماء کے لئے چلائے جانے والے ۲۰ روزہ تعلیمی و تربیتی کورس میں بندہ کو ضروری تجوید، مبادیات، طرق و تدریس و مہمات کو پیش کرنے کی دی گئی ذمہ داری کو محاضرات کی شکل میں تیار کیے گئے چند نقوش ہیں۔

میرے مشیر و محبوب حضرت مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب دامت برکاتہم کا منشا رہا کہ ان کو جمع کیا جائے، تاکہ استفادہ عام ہو، رواج پائی ہوئی اغلاط کا ازالہ ہو، اللہ جزائے خیر دے حضرت مولانا عبید الرحمٰن اطہر قاسمی ندوی دامت برکاتہم کو کہ حضرت نے حرف بحرف دیکھا، پڑھا نامناسب تعبیرات اور غلطیوں کی اصلاح کی، رد و بدل اور حذف و اضافہ کیا، اللہ حضرت کے فکر و فیض کو پوری دنیا میں عام و تام فرمائے، آمین، اور اللہ رب العزت اس حقیر کاوش کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

محمد منیر قاسمی
(استاذ کہف الایمان ٹرسٹ، بورابنڈہ، حیدرآباد)
6300967086

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبادیات

علم تجوید کی تعریف: قرآن کریم کے ہر حرف کو اس کے مخرج اور صفات کے ساتھ بغیر تکلف کے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

غرض وغایت: مخارجِ حروف میں مہارت

موضوع: حروف تہجی وقرآنی کلمات

حکم: فن تجوید کا سیکھنا فرض کفایہ ہے، تجوید کے مطابق تلاوت کرنا فرض عین ہے۔

ارکانِ تجوید: مخارجِ حروف کا جاننا، صفات کا پہچاننا

منوّن: تنوین والا حرف، جیسے	مُحَمَّدٌ	میں دال
مشدّد: تشدید والا حرف، جیسے	اوّل	میں واو
مخفف: بنا تشدید والا حرف، جیسے	عَمَل	میں عین اور میم
مفخم: پُر پڑھے جانے والا حرف، جیسے	بُرٌّ	میں راء
مرقق: باریک پڑھے جانے والا حرف، جیسے	بِرٍّ	میں راء

لحن[۱]: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنے یا غلط پڑھنے کو "لحن" کہتے ہیں، لحن کی دو قسمیں ہیں: (۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

لحن جلی: حروف کے مخارج، صفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا۔

---

(۱) لحن کے معنی عربی میں ۱) لہجہ اور ۲) غلطی کے ہیں، یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)لحن کے معنی عربی میں لہجہ اور غلطی کے ہیں، یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

لحن جلی کی پانچ قسمیں ہیں:

۱) کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر پڑھنا، جیسے عَلِيۡمٌ کو اَلِيۡمٌ پڑھنا۔

۲) کسی حرف کو اس کی اصل مقدار سے گھٹا کر پڑھنا، جیسے نَسِيًا کو نَسِیَ پڑھنا۔

۳) کسی حرف کو اس کی اصل مقدار سے بڑھا کر پڑھنا، جیسے قالَ کو قَالَا پڑھنا۔

۴) متحرک حرف کو ساکن اور ساکن حرف کو متحرک پڑھنا، جیسے حَسَنًا کو حَسْنًا پڑھنا، جَعَلْنَا کو جَعَلَنَا پڑھنا۔

۵) مشدد حرف کو مخفف پڑھنا اور مخفف حرف کو مشدد پڑھنا، جیسے اُعِدَّتْ کو اُعِدَتْ پڑھنا اور تَصِفُ کو تَصِفُّ پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم: لحن جلی کا ارتکاب بالاتفاق حرام ہے، چاہے جان بوجھ کر ہو یا سستی وکاہلی سے، دونوں صورتوں میں گناہ گار ہوگا۔

لحن خفی: تلاوت میں حسن پیدا کرنے والی صفات عارضہ میں غلطی کرنا، جیسے غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا، یا جہاں غنہ نہیں کرنا ہے وہاں غنہ کرنا، اسی طرح پُر پڑھے جانے والے کو باریک یا اس کے برعکس پڑھنا۔

لحن خفی کا حکم: جمہور قراء اسے مکروہ کہتے ہیں، بعض قراء حرام کہتے ہیں۔(۱)

⊙ انسان کے منہ میں کل ۳۲/دانت ہوتے ہیں، ۱۶/اوپر اور ۱۶/نیچے، ان میں سے ۱۲/دانت اور ۲۰/داڑھ ہیں، آسانی کے لیے مخارج حروف اور دانتوں کا نقشہ پیش کیا جارہا ہے۔

---

(۱) قواعد التجوید: ۱۵-۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ دانت:

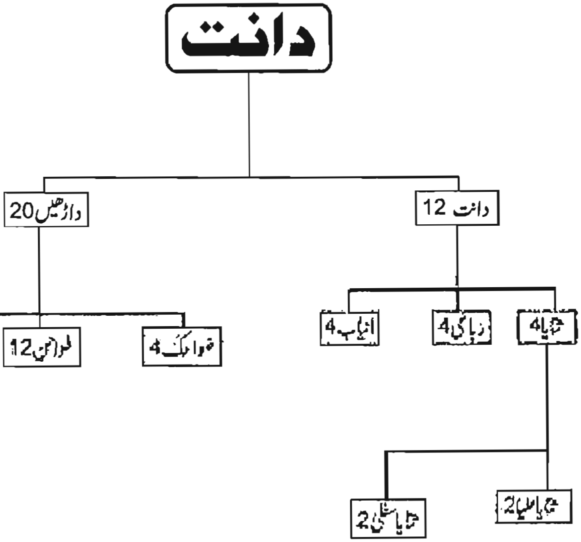

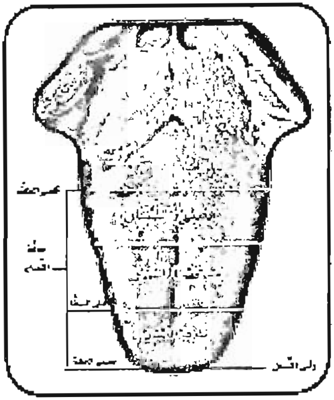

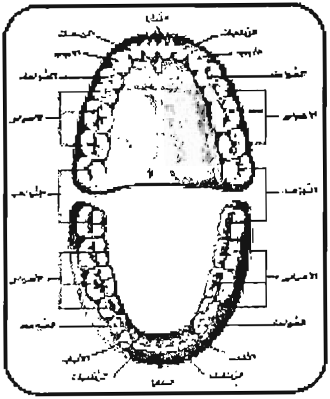

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشۂ مخارج:

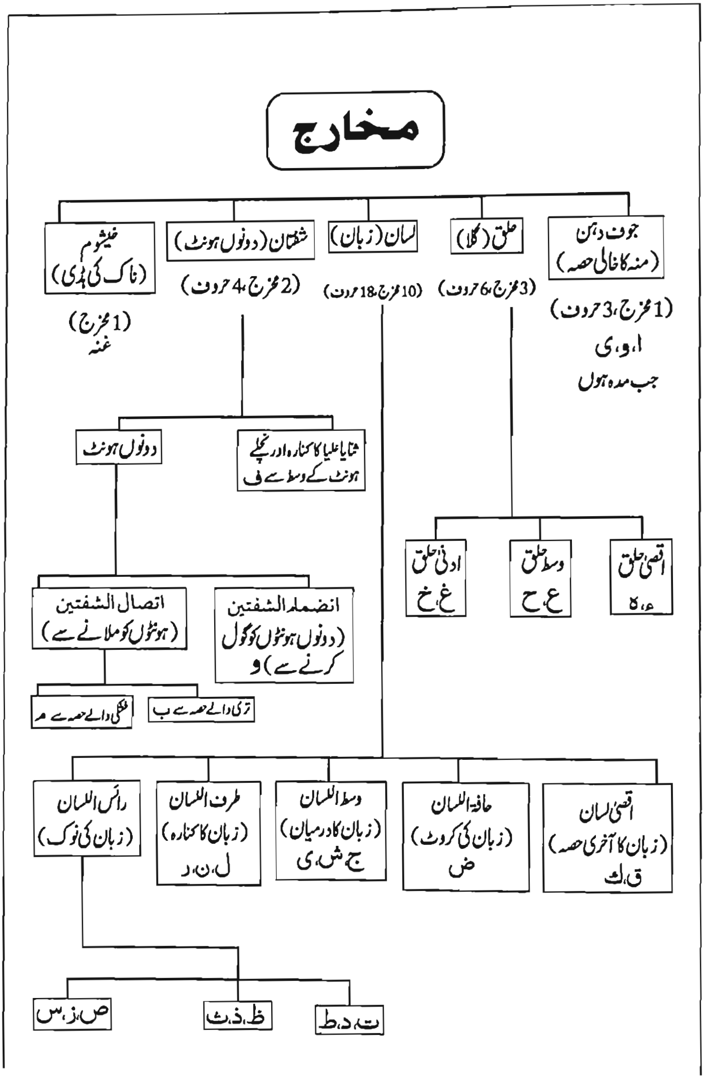

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخارِجِ حروف کا بیان

مخرج کے لغوی معنی نکلنے کی جگہ اور اصطلاح میں مخرج منہ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس سے حرف ادا ہوتا ہے، جمہور کے یہاں مخارج کل سترہ ۱۷/اور حروف تہجی انتیس ۲۹/ہیں۔

۱	الف کا مخرج	جَوْفِ دہن یعنی منہ کا خالی حصہ
۲	ب کا مخرج	دونوں ہونٹوں کی تری کا حصہ
۳	ت کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
۴	ث کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ
۵	ج کا مخرج	زبان کا بیچ اور اُوپر کا تالو
۶	ح کا مخرج	درمیانی حلق
۷	خ کا مخرج	اَدنائے حلق
۸	د کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
۹	ذ کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کِنارہ
۱۰	ر کا مخرج	کِنارۂ زبان مع کچھ حِصّہ پُشت زبان جب کہ ثنایا علیا اور رَباعی کے مسوڑوں سے ملے
۱۱	ز کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارہ مع کنارہ ثنایا علیا
۱۲	س کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارہ مع کنارہ ثنایا علیا
۱۳	ش کا مخرج	زبان کا بیچ اور اُوپر کا تالو
۱۴	ص کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارہ مع کنارہ ثنایا علیا
۱۵	ض کا مخرج	زبان کی کروٹ اور اس کے مقابل اوپر کے داڑھوں کی جڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶	ط کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
۱۷	ظ کا مخرج	زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ
۱۸	ع کا مخرج	درمیانی حلق
۱۹	غ کا مخرج	اَدنائے حلق
۲۰	ف کا مخرج	ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کی تری
۲۱	ق کا مخرج	اَعلیٰ اقصائے زبان اور اس کے مقابل اُوپر کا تالو
۲۲	ک کا مخرج	اَسفل اقصائے زبان اور اس کے مقابل اُوپر کا تالو
۲۳	ل کا مخرج	زبان کا کنارہ اور ایک ضَاحِکْ سے دوسرے ضَاحِکْ تک اُوپر کے دانتوں کے مسوڑے
۲۴	م کا مخرج	دونوں ہونٹوں کی خشکی کا حصّہ
۲۵	ن کا مخرج	زبان کا کنارہ اور ایک نَابْ سے لیکر دوسرے نَابْ تک اُوپر کے دانتوں کے مسوڑے
۲۶	واؤ متحرک واؤ لین کا مخرج	دونوں ہونٹ جب کہ نا تمام ملیں
۲۷	واؤ مدہ کا مخرج	جَوْفِ دہن یعنی منہ کا خالی حصہ
۲۸	ہا کا مخرج	اَقصائے حلق
۲۹	ہمزہ کا مخرج	اقصائے حلق
۳۰	یائے متحرک، یائے لین کا مخرج	زبان کا بیچ اور اُوپر کا تالو
۳۱	یائے مدہ کا مخرج	جَوْفِ دہن یعنی منہ کا خالی حصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 1

(۱) استاذ نورانی قاعدہ کے شروع میں طریقہ تعلیم کی ہدایات ضرور پڑھیں (ایک سے زائد مرتبہ پڑھیں، سمجھیں اور یاد رکھیں؛ کیوں کہ عامۃً اغلاط پڑھانے میں ان ہدایات کو ملحوظ نہ رکھنے کی بناء پر ہوتے ہیں)۔

(۲) مخارجِ حروف پر خاص توجہ دیں (کیوں کہ فنِ تجوید کا مقصد ہی مخارجِ حروف میں مہارت حاصل کرنا ہے، مخارج صحیح نہ ہونے پر حروف کی تبدیلی، معنیٰ کا فساد، نماز کا فساد، رحمت کے بجائے لعنت کا مستحق بھی بن جاتا ہے)۔(۱)

(۳) حروف کی شناخت کو مضبوط کرنے کے لئے بورڈ کا استعمال لازم سمجھیں، اگر مکتب، مدرسہ، ٹیوشن اور آن لائن میں بورڈ کا انتظام نہ ہو سکے تو تختی (Slate) کے اہتمام کو لازم قرار دیں (کیوں کہ بچہ جب کسی حرف کو لکھتا ہے تو اس کی شکل محفوظ ہو جاتی ہے اس کا تجربہ اور فائدہ ہم نے اپنے مکاتب میں دیکھا ہے)۔

⊙ ہفتہ واری اجتماعی مشق (چاہے ۱۰ رمنٹ کیوں نہ ہو) ضرور کرائیں۔(۲)

(۴) سوال و جواب کے انداز میں بھی حروف کو یاد لایا جا سکتا ہے، مثلاً:

www.kitabosunnat.com

---

(۱) تصحیح و تجوید کی ضرورت حفاظ و علماء کو اسی لئے پیش آتی ہے، تصحیح و تجوید کے شعبے اور ادارے عامۃً انہیں مخارج و صفات کی پختگی کروانے کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔

(۲) بعض مکاتب میں اجتماعی تعلیم اجتماعی سبق ہی ہوتا ہے؛ لیکن یہ صورت انہیں مکاتب میں درست ہو سکتی ہے جہاں طلبہ کی تعداد کافی زیادہ ہو، مکتب منظم اور ایک چھوٹے اسکول یا مدرسہ کی شکل اختیار کر چکا ہو؛ ورنہ چھوٹے انفرادی اور ابتدائی مکاتب میں اجتماعی سبق اجتماعی نظام بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱) کل حروف نورانی قاعدہ میں کتنے ہیں؟ جواب: ۳۰/ ہیں۔(۱)

۲) نورانی قاعدہ (عربی) میں حروف مستعلیہ (موٹے پڑھے جانے والے حروف) کتنے ہیں؟ جواب: ۷/ ہیں۔خ ص ض ط ظ غ ق

۳) حروف تصفیر (سیٹی والے حروف) کتنے ہیں؟ جواب: ۳/ ہیں۔ز س ص

۴) ہلکی زبان باہر نظر آنے والے حروف کتنے ہیں؟ جواب: ۳/ ہیں۔ ث ذ ظ(۲)

۵) نقطے والے حروف کتنے ہیں؟ ۶) بغیر نقطے والے حروف کتنے ہیں؟ وغیرہ۔

(۵) مخارج کی ادائیگی میں پائے جانے والی غلطیاں مندرجہ ذیل ہیں:

✵ ب، ت، ث، د، ذ، ک، ل کی ادائیگی میں منہ کھول کر پڑھنا چاہئے؛ ورنہ امالہ اور مجہول ہو جائے گا۔

✵ اَلِف کی ادائیگی میں اَلِیْف، اِلِپْ یا آلِفْ بولنے سے بچائیں۔

✵ ج (جیم) کی ادائیگی میں جِھِیْمْ یا اَجِّیْمْ بولنا غلط ہے۔

---

(۱) عربی میں کل حروف اصل تو ۲۹/ رہی ہیں، نورانی قاعدہ میں "ی" (چھوٹی یا) "ے" (بڑی یا) الگ الگ لکھنے سے گنتی میں حروف ۳۰/ بن جاتے ہیں، عربی میں ان دو (ی،ے) کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اردو اور فارسی میں فرق ہے "ی" عامۃً معروف کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے "کی" اور "ے" مجہول کے لئے، جیسے "کے"

(۲) ث ، ذ ، ظ کو عامۃً زبان باہر نکالے جانے والے حروف سے تعبیر کیا جاتا ہے (مبتدی بچوں کو ابتداء سمجھانے کی حد تک ٹھیک ہے) حالاں کہ کسی بھی عربی اردو تجوید وفن کی کتابوں میں یہ مخرج لکھا ہوا نہیں ہے، بلکہ "زبان کی نوک ثنایا علیا کا کنارہ" یہ مخرج لکھا ہوا ہے جس سے زبان کی نوک ہلکی سی نظر آتی ہے باہر نہیں آتی، لہٰذا ان حروف کی ادائیگی میں زبان زیادہ باہر نکالنے یا نکلوانے سے گریز کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✵ ح، ع کی ادائیگی میں زیادہ گلے کو گھونٹنا نہیں چاہئے، بلکہ نرمی اور لطافت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

✵ ت، د، ط کی ادائیگی میں زبان باہر آجاتی ہے، اس سے بچنا چاہئے۔

✵ ث، ذ، ظ کی ادائیگی میں زبان زیادہ باہر نکالنے یا نکلوانے سے گریز کریں۔

✵ ز، س، ص کی ادائیگی میں تصفیر ہے، ادائیگی سے پہلے تصفیر (سیٹی کی آواز) نہیں ہے، اس کو خوب اچھی طرح سمجھنا چاہئے، بہت سے لوگ اسی کو صحیح ادائیگی تجوید اور پختگی سمجھتے ہیں، مثلاً ز (زا) کو اَزّا پڑھنا س (سین) کو السِّیْن پڑھنا وغیرہ۔ (۱)

✵ حروف مستعلیہ اور ''را'' کو پُر پڑھنا چاہئے؛ لیکن اس کی تفخیم (موٹا پڑھنے) میں ایسا افراط نہ کیا جائے کہ وہ مشدد سنائی دے، یا کسرہ مشابہ فتحہ کے، یا فتحہ مشابہ ضمہ کے ہو جائے، یا مفخم حرف کے بعد الف ہو تو وہ ''وٗ'' کی طرح ہو جائے۔ (۲)

✵ ص ض ط ظ کی ادائیگی میں استعلا و اطباق ہے، خوب موٹا پڑھنا چاہئے؛ لیکن گال کو پھلانا ضروری نہیں ہے، اور صُواد، ضُواد، طُوا، ظُوا وغیرہ ادا کرنے سے بچنا ہے۔

---

(۱) تجوید کسی حرف کو اس کے مخرج سے زیادہ اندر سے الگ سے نکالنے کا نام نہیں ہے، جیسے ادا کرنا ہے ویسے ہی ادا کرنے کا نام تجوید ہے۔

حضرت مولانا قاری جمشید صاحب فرماتے ہیں کہ: قاری کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اس کے پڑھنے میں کسی قسم کا تکلف اور بناوٹ نہ ہو، اور چہرے پر تکلف کے آثار نہ ہوں، مثلاً پیشانی پر شکن پڑنا، جلدی جلدی پلکیں گرانا، زور سے آنکھیں بند کرنا، ناک کا پھولنا، منہ کا ٹیڑھا ہونا، بدن کو حرکت دینا، ہاتھ کو کان یا سر پر رکھنا وغیرہ، یہ سب قاری کے لئے معیوب ہے۔

(۲) تفصیل کے لئے فوائد مکیہ دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✵ ضاد کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے زبان کی کروٹ کو دائیں یا بائیں ڈاڑھوں سے لگائیں، پھر زبان کے باقی حصہ کو پھیلا کر صفت اطباق ادا کرنے کے لئے تالو سے لگائیں۔

✵ ص صاد ض ضاد کی ادائیگی میں دال میں دوہرا قلقلہ نہ ہو، یعنی صَادْ پڑھنا چاہئے نہ کہ صَادّ، ایسے جیسے کسی بم کے پھٹنے کی آواز آتی ہے۔

✵ م اورن کی ادائیگی میں آواز ناک میں چلی جاتی ہے جو کہ بالکل غلط ہے، اس کی مشق کریں، اسی طرح کبھی ج س ش ع غ ل میں بھی آواز ناک میں جاتی ہے، اس سے احتراز کریں۔

✵ ع غ (عین، غین) میں یائے لین مجہول ادا نہ ہو۔

✵ ''ک، ت'' میں ہلکی سی جنبش تو ہوتی ہے بہ نسبت اور حرفوں کے؛ لیکن ھ کی آواز آنا معیوب ہے'' کھ، تھ'' کی آواز آنا یا اس کی بُو کا پیدا ہونا غلط ہے۔

(۶) نورانی قاعدہ میں نقطوں کی پہچان اور حروف کی شکلیں بہت مختصر ہیں، دیگر کتب تجوید کا سہارا لیتے ہوئے بورڈ پر لکھ کر طلبہ کو خوب سمجھائیں۔(۱)

(۷) مبتدی کو پہلے ہی دن تعوذ تسمیہ اور رَبِّ یَسِّر کے حروف کے مخارج پر زیادہ زور نہ دیں (کیوں کہ جب اس کے تعوذ و تسمیہ وغیرہ مفردات ہی صحیح نہیں ہوئے تو مرکبات کو کیسے

---

(۱) مثلاً ایک نقطہ، دو نقطے، تین نقطے

ایک نقطے والے حروف یہ ہیں: ب ج خ ذ ز ض ظ غ ف ن

دو نقطے والے حروف یہ ہیں: ت ق ی

تین نقطے والے حروف یہ ہیں: ث ش

بغیر نقطے والے مُعجم حروف یہ ہیں: ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ ء ی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح ادا کرسکتا ہے)۔

٭ گول (ۃ) ابتداء اور درمیان میں نہیں آتی، صرف آخر میں آتی ہے۔

(۸) مبتدی طلبہ کو یہ تختی آسان انداز میں پیش کریں (مثلاً مبتدی سے کہے کہ انگریزی میں ۲۶؍حروف ہیں اردو میں ۳۷؍حروف ہیں، ویسے ہی یہاں نورانی قاعدہ میں ۳۰؍حروف ہیں جن تیس میں سے اکثر کے مخارج آپ پہلے سے جانتے ہیں؛ کیوں کہ وہ حروف انگریزی اور اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں، اب ہم کو بس بہت تھوڑے حروف نکالنے ہیں) ورنہ مکتب میں آنے والے چھوٹے طلبہ یا ناقدردان جلد باز طلبہ یا بالغان، مکتب پڑھنے والے بڑے حضرات دو تین ماہ کے بعد مخارج اور قاعدہ کو مشکل سمجھ کر ہمت ہار کر تعلیم کو منقطع کر دیتے ہیں۔

(۹) عربی، قرآن اور نورانی قاعدہ میں مجہول کہیں نہیں ہے، سوائے مجریھا کے بروایت حفص، لہٰذا کسی بھی حرف کی ادائیگی میں جھول ہرگز نہ آنے پائے۔

(۱۰) حروف مستعلیہ، لفظ اللہ اور ''را'' کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہوں۔

(۱۱) کسی بھی حرف کی ادائیگی میں چہرہ زیادہ بننے یا بگڑنے سے بچائے رکھیں۔

(۱۲) چودہ حروف (ج د ذ س ش ص ض ع غ ق ک ل م ن) سہ حرفی کہلاتے ہیں، سہ حرفی میں کسی قدر کھینچنا کہ حروف واضح ہوجائیں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ لیکن اس کو مدلازم کی طرح بہت زیادہ کھینچنا اور اس پر اصرار کرنا اسی پر ترقی کا مدار قرار دینا یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کا تجوید سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور ابتداء بچوں کو سمجھنے کے لئے ان چودہ حروف پر'' ٓ ''اس طرح نشان لگادیں، تاکہ بچے ان حروف کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں، ان کے علاوہ باقی حروف کو ایک الف کے برابر کھینچنا ہے، باقی الف اور ہمزہ کو بالکل نہیں کھینچتے۔

(۱۳) مخارجِ حروف کی مزید پختگی کے لئے ایک ایک حرف کو چھ چھ طریقہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھائیں، جیسے ''بَ'' کو بَا، بِی، بُو، اَبْ، اِبْ، اُبْ، ''تَ'' کو تَا، تِی، تُو، اتْ، اِتْ، اُتْ، اسی طرح اخیر تک کم ازکم ہفتہ میں ایک مرتبہ اجتماعاً پڑھائیں یا پہلی تختی کے امتحان سے پہلے اس طرح ایک ایک حرف کو چھ چھ مرتبہ پڑھائیں۔(۱)

(۱۴) حروف کو سیدھا اور الٹا (اول سے آخر اور آخر سے اول تک) دونوں طرح پڑھائیں، تاکہ حروف کی شناخت کا اندازہ اچھا ہو سکے، اگر ہو سکے تو مکمل حروف مخارج کے ساتھ سیدھے اور الٹے یاد بھی دلائیں اور لکھنے کا پابند بنائیں۔

(۱۵) ۳ر سے ۶ر سال تک کے طلبہ وطالبات کے لئے کھلونوں کی شکل میں رنگین ڈبے، دیواروں پر منقش یا Puzzel کی شکل میں پہلی دوسری تیسری تختی کے حروف، مفردات ومرکبات کا انتظام کرنا چاہئے، تاکہ بچے کھیلتے کھیلتے بہت جلدی حروف کی شناخت کر لیں اور محنت، وقت اور عمر ضائع ہونے سے بچ جائیں۔

(۱۶) نورانی قاعدہ کی پہلی تختی کے امتحان کے نیچے لکھے ہوئے بے ترتیب حروف محض حروف کی شناخت کے امتحان کے لئے نہیں ہے، بلکہ ان حروف میں سے ہر دو حرف قریب المخرج یا متحد المخرج اور مختلف الصفات والے ہیں، جن کو انگریزی میں Similler Alphabets کہتے ہیں، جو سُننے اور پڑھنے میں ایک محسوس ہوتے ہیں؛ لیکن حقیقت میں دونوں میں کافی فرق ہوتا ہے، مثلاً:

(ت ____ ط ____ ث ____ س ____ ش ____ ص ____ ح ____

---

(۱) کسی بھی حرف کے مخرج کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے اس پر جزم لگائیں اور اس کو ساکن بنا کر پڑھیں، جیسے اَبْ، اَتْ... الخ مخارج کے لئے تجوید کی کتابوں کی طرف مراجعت کی جائے یا ہدایات کو اچھی طرح پڑھ لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہ ___ ق ___ خ ___ ذ ___ ز ___ ض ___ ظ)

لہٰذا ان حروف کو اطمینا کے ساتھ ایک سانس میں دو دو حرف پڑھائیں، مثلاً ت ط کو ایک سانس میں اطمینان کے ساتھ ادا کروائیں، تا کہ استحضار ہو کہ دونوں میں کس قدر فرق ہے۔

(۱۷) مرکبات میں ملے ہوئے حروف کی شکلیں اس کو محض پڑھا نہ دیں بلکہ اس کو بورڈ پر اچھی طرح سمجھائیں، بہتر ہوگا کہ طلبہ خود اپنے ہاتھ سے بورڈ، Slate یا کاپی میں اس کو لکھیں، چاہے تحریر یا شکل بگڑ جائے؛ لیکن اس طرح کرنے سے ہماری پہلی تختی کی محنت ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے، اور بچوں کے ذہنوں میں شکلیں بیٹھ جاتی ہیں اور دوسری تختی آسان ہو جاتی ہے۔

(۱۸) مکمل نورانی قاعدہ میں سبق استاذ دینا چاہیے، دوسرے طالب علم سے سبق نہ پڑھوائیں، اسی طرح روزانہ کا سبق استاذ خود سنیں اور خود یاد کرائیں۔

(۱۹) نورانی قاعدہ پڑھانے کا مقصد قرآن خوانی کی صلاحیت ہے، نورانی قاعدہ ایک وسیلہ ہے قرآن تک پہنچنے کا، لہٰذا ہر تختی کے بعد قرآن کی مثالوں کے ذریعہ سے بچہ کا امتحان لیں۔(۱)

۲۰) ہر تختی کے بعد امتحان کا نظم ہو۔

(۲۱) سمجھدار طلبۂ کرام کو مخارجِ حروف یاد دلائیں یا کم از کم ایک دو مرتبہ اس کا نقشہ اتار کر سمجھائیں، ذیل میں نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

---

(۱) مثلاً پہلی تختی مکمل ہونے کے بعد بچہ کو قرآن پاک دیدیں اور کہیں کہ حروف مفردہ کو پہچانیں، بچہ ذہن پر زور دے گا حروف کی شناخت مضبوط ہو جائے گی، بچہ کی ہمت بڑھ جائے گی، شوق میں اضافہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 2

(ا) ہر اگلے سبق (Lesson) تختی میں گذرے ہوئے سبق اور تختی میں دیئے گئے کام کے ساتھ ایک نیا کام اور نیا سبق ہوتا ہے، پہلے سبق کو چھوڑ کر یا اس کے سبق کو بھلا کر اگلا سبق ہرگز نہیں دیا جاتا ہے۔

لہذا اس تختی میں حروف کی شکلوں اور حروف کی شناخت کے ساتھ ساتھ مخارج وصفات کی رعایت جو پہلی تختی میں کروائی گئی وہ سب یہاں بھی کرنا ہے۔

مثلاً (ا) ۴ آ سہ حرفی حروف کو قدرے کھینچ کر پڑھنا، (۲) حروف مستعلیہ کو پُر ادا کرنا، (۳) تین حروف میں سیٹی جیسی آواز آنا، (۴) مجہول ادا نہ کرنا، (۵) دوہرا قلقلہ نہ ہونا، (۶) بورڈ یا سلیٹ کا استعمال کروانا، (۷) ہر تختی کے بعد امتحان دلوانا، (۸) جسم یا منہ کو نہ بگاڑنا، (۹) استاذ کا خود سننا وغیرہ۔

(۲) تختی نمبر ۲ کے دو حرفی، سہ حرفی مرکبات کی شکلوں میں قصداً بعض حروف کی پرنٹ گہری اور بعض کی پھیکی رکھی جاتی ہے تاکہ مبتدی کو سہولت ہو کہ کون سے حرف کی شکل کہاں ختم ہو کر کہاں سے دوسرے حرف کی شکل شروع ہوتی ہے، یہ ہرگز پرنٹنگ غلطی (Printing Mistake) نہیں ہے۔

(۳) تختی نمبر ۲ کے ان مرکبات میں غلطی اکثر پائی جاتی ہے:

لا کت یی یجب بخت ته بهم تز ضا

ظا عز صع أ ؤ ى ء لم

لہذا ان حروف کو اچھی طرح پڑھائیں، بار بار ان کی جانچ کریں، امتحان میں بار بار اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پوچھیں۔

(۴) اس تختی کو بھی سیدھا الٹا دونوں طرح پڑھنے کی مشق کروائیں۔

(۵) امتحان کے نیچے ایاك نستعین... کو تقطیع سے یعنی علاحدہ علاحدہ حروف پڑھوائیں۔

(۶) اس تختی کے بعد قرآن پاک دے کر یا کوئی عربی عبارت یا سورت سے طالب علم سے حروف کی شناخت کروائیں، تاکہ طالب علم قرآن یا کوئی عربی عبارت کو دیکھ کر حروف کی شناخت کرلے۔

مثلاً: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

جب طالب علم مخارج وصفات کی رعایت کے ساتھ حروف کی شناخت کرتے ہوئے اس کو پڑھ لے تو تختی نمبر ۲ کی محنت کامیاب ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 3

(۱) اس تختی کو اولاً رٹانے سے زیادہ سمجھانے پر زور دیں، بورڈ یا تختی پر زبر، زیر، پیش کو خوب سمجھائیں، تاکہ حرکات کی ادائیگی میں مدہ نہ بن جائیں اور لحن جلی پیدا ہو جائے، جس سے بعض اوقات معنی کا فساد بھی لازم آتا ہے جوکہ حرام ہے۔(۱)

(۲) حرکات کو نہ کھینچنے کا مطلب جھٹکا دینا ہرگز نہیں ہے، بعضے لوگ اسی کو صحیح تجوید سمجھتے ہیں، بعضے دفعہ تو سر اور جسم کو اچھال کر حرکت اور جھٹکا دیتے ہیں، مثلاً:

بَ کو بأْ تَ کو تأْ پڑھ دیا جاتا ہے، یہ غلط اور نا سمجھی ہے۔

(۳) پوری تختی کو ہجے اور رواں کے ساتھ پڑھائیں اور سنیں، جلد بازی میں ہجوں کو ترک نہ کریں۔

(۴) ہجوں کے کرانے میں بھی مخارج صفات اور حروف کو تفخیم، استعلا کرنے وغیرہ (جو تختی نمبر ۱ر اور تختی نمبر ۲ر میں گذرا ہے) کی بھی رعایت کرنا چاہئے، ورنہ بعضے طلبہ رواں تو اچھا

---

(۱) بہت سی استانی بہنیں مکاتب چلاتی ہیں، اور دینی تعلیم کا فائدہ پہنچاتی ہیں؛ لیکن تجوید کا اہتمام نہیں کرتیں، مثلاً حرکات کھینچے پر کوئی تنبیہ نہیں کرتی ہیں، جس سے ان کی تجوید بگڑ جاتی ہے اور پورا قرآن پورا قاعدہ اسی طرح گذر جاتا ہے، یہ بہت غلط اور نادانی کی بات ہے، ان طلبہ و طالبات کے ساتھ خیانت ہے، لہذا اپنی تجوید کو درست کرتے ہوئے طلبہ پر بھی خاص توجہ دینا چاہئے۔

یہی حال بعضے اسکول چلانے والوں کا ہے کہ تجوید و قرآن کا ایک گھنٹہ (Period) رکھتے ہیں، اور ان چیزوں پر ابتداء سے توجہ نہیں دیتے، اس طرح پورا قرآن مکمل کرا دیتے ہیں، جس سے بچہ مکتب نورانی قاعدہ کی پہلی تختی کے لائق بھی نہیں رہتا، یہ بہت ہی نامناسب اور ان طلبہ کے وقت کے ساتھ خیانت ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطمینان کے ساتھ پڑھتے ہیں؛ لیکن ہجے جلدی کر دیتے ہیں، مخارج وصفات کی رعایت کے بغیر ہجے کرتے ہیں، یہ بہت غلط ہے، تھوڑے وقت کو بچانے کی خاطر (وقت کو بچانے کے لئے جلدی جلدی ہجے کراتے ہیں) پوری محنت پر پانی پھیر دینا عقلمندی نہیں ہے۔

تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جن بچوں کو قاعدہ اچھی طرح پڑھایا جائے اور انہیں ہجے کرنا اور حروف کو جوڑنا آجائے تو وہ اس تھوڑی محنت سے قرآن کریم آسانی سے رواں پڑھنے لگ جاتے ہیں، ورنہ قرآن کریم کو پڑھنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

نیز ان تختیوں کے پڑھانے میں پہلے رواں پڑھائیں پھر ہجے کرائیں، مثلاً دَرَسَ کو پہلے رواں پڑھا کر پھر ہجے کروائیں، شروع سے ہی ہجے نہ کروائیں، ورنہ اگر شروع سے ہی ہجوں کی عادت پڑ جائے تو اس کا نقصان یہ ہوگا کہ بچہ برجستہ رواں پڑھنے پر قادر ہوتا بلکہ زیر لب ہجے کرنے کے بعد ہی رواں پڑھے گا، لہذا طلبہ کرام کو پہلے رواں پڑھا کر ہجے کروائیں، دَرَسَ کو رواں پڑھائیں پھر اس کے بعد ہجے، اسی طرح وَدَعَ کو رواں پھر ہجے، اسی طرح مفردات بَ تَ ثَ کے اندر بھی پہلے بچہ رواں پڑھے، حضرت مولانا عبید الرحمٰن اطہر صاحب دامت برکاتہم کا رجحان اسی طرف ہے۔

(۵) ۷ رسال سے کم بچے ناسمجھی یا کم عمری کی بنا پر قاعدہ تختی نمبر ۳ رنہ رٹ پاتے ہوں؛ لیکن تختی اور قاعدہ سمجھ چکے ہوں اور رواں اور ہجوں سے پڑھنے میں غلطی نہ کرتے ہوں تو ان کا سبق ضرور آگے بڑھا دینا چاہئے، قاعدہ کے رٹانے میں بچہ کا وقت اور عمر ضائع نہ کریں۔

الغرض تختی رٹانا، یاد دلانا، غلطی سے بچانے یا صحیح پڑھنے کے لئے معاون ہوتا ہے، اگر طالب علم سمجھدار ہے، غلطی نہیں کرتا ہے اور قاعدہ یاد کرنے میں اس کو دشواری ہو رہی ہو تو اس کا سبق ہرگز نہیں روکنا چاہئے، رٹانے پر اصرار نہ ہو، ٹھیک پڑھنے پر اصرار ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) اجراء قواعد بھی اگر بچہ سمجھدار ہو تو ضرور کروانا چاہئے؛ لیکن اگر بچہ کچھ ناسمجھ ہے، کم عمر ہے تو اجراء قواعد کے پیچھے آگے کے سبق کو بند نہ کریں (جب کہ بچہ اجراء کے مطابق عملاً ٹھیک پڑھتا ہو۔)

(۷) اس تختی میں بھی سیدھا اور الٹا (نیچے سے) سنیں، جیسے: یَ ءَ ۃَ وَ نَ، اسی طرح دَرَس وَدَعَ سے سننے کے بجائے سَجَلَ وَجَلَ بَلَغَ سے سنیں۔

(۸) تختی میں موجود مختصر سہ حرفی ثلاثی کلمات کے علاوہ قرآن سے خارجی مزید کچھ ثلاثی، رباعی کلمات نکال کر بچے کو پڑھائیں، تاکہ مزید نکھار اور پختگی آئے، کچھ کلمات اپنے پاس لکھ کر رکھ سکتے ہیں، تاکہ ہر طالب علم کو تختی نمبر ۳/ کے بعد یہ کاغذ میں لکھے کلمات بھی پڑھائیں، جیسے: خَرَجَ سَمِعَ خَلَقَ مَكَثَ فَهِيَ تَزِرُ كَبُرَ فَرِحَ مَعَكَ عَضُدَكَ فَضُرِبَ وَوُضِعَ فَطَفِقَ وغیرہ۔

(۹) زیر کو معروف پڑھنا چاہئے؛ لیکن اس قدر زیر میں شدت اور سختی کہ تشدید بن جائے، چہرہ بگڑ جائے، جسم حرکت کرنے لگے بالکل غلط ہے، مثلاً اِبِلِ کو اِبّلِ اور کبھی ہمزہ ساکنہ کی بُو آجائے، جیسے اِبِلِ میں اِبِئْل، رَدِفَ کو رَدِءْفَ وغیرہ۔

(۱۰) پیش کو بھی معروف پڑھنا ہے اور معروف تب ہی ادا ہوگا جب ہونٹوں کا انضمام یعنی ملنا پایا جائے؛ ورنہ مجہول ادا ہوگا، عربی میں مجہول ہرگز نہیں ہے، قرآن میں واو معروف اور یائے معروف ہی آتے ہیں، واو مجہول، یائے مجہول نہیں آتے، نیز لفظ اللّٰہ اکبر میں "ہ" کے پیش کو بہت مجہول ادا کیا جاتا ہے، یہ بھی غلط ہے۔

یاد رکھیں! فتحہ میں منہ اور آواز کھلتی ہے، کسرہ میں آواز دبتی اور جھکتی ہے اور ضمہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونٹوں کے کنارے ملتے ہیں۔

ہونٹوں کے کنارے ملے ہوں تو ''ش'' مجہول نہیں ہوتا، درمیانی حصہ کچھ کھلا رہتا ہے، جس سے ہلکی سی گولائی پیدا ہوتی ہے، بعضے دفعہ بعض طلبہ واساتذہ ہونٹوں کو اس قدر گول کرتے ہیں کہ جس سے تکلف کا اظہار ہوتا ہے، ہونٹ باہر آجاتے ہیں، ایک عجیب سی صورت بن جاتی ہے، یہ مناسب نہیں ہے۔

(۱۱) بَلَغَ دَخَلَ غَشِيَ سَقِمَ سَخِرَ نُصِرَ وغیرہ کلمات حروف مستعلیہ ہونے کی بنا پر اس حرف کے اندر بھی استعلا ہونا چاہیئے؛ لیکن اس قدر نہیں کہ حرکت یا حرف ہی بگڑ جائے، مثلاً: بَخِلَ کو بَخُيِلَ پڑھنا غلط ہے۔

(۱۲) بہتر ہوگا کہ اس تختی کے بعد طالب علم کو قرآن دے کر پوچھیں کہ اس میں حرکات (زبر، زیر، پیش) کو پہچانیں، کچھ مثالیں نکلوانے کی مشق کروائیں، تاکہ بچہ کو خود اعتمادی اور ترقی کا احساس بھی پیدا ہوجائے، قرآن جلدی شروع کرنے کا شوق پیدا ہوجائے اور یہ تختی پختہ ہوجائے۔

(۱۳) حرکت کی تختی (سبق) پڑھا دینے کے بعد بچہ کوئی بھی متحرک کلمہ پڑھ سکے، استاذ بھی بورڈ پر بدل بدل کر کلمات، حروف پر حرکات بدل بدل کر پوچھتے رہیں۔

(۱۴) ہر تختی کے بعد طالب علم سے بھی پڑھائیں، بورڈ پر اس کے ہاتھ سے لکھوائیں، اس سے احساسِ کمتری، کمزوری ختم ہوجاتی ہے۔

(۱۵) ہر تختی کو کاپی میں لکھوانے کی کوشش کریں، اور ابتداء سے اگر کوشش کرائی جائے تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

(۱۶) تختی کے بعد امتحان کا نظم ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 4 (۱)

(۱) گذشتہ کی تمام ہدایات یہاں پر بھی جاری کریں (تختی کے رٹانے، سمجھانے، اجراء قواعد کرانے، ہجوں کے کرانے، سیدھا الٹا پڑھوانے، مخارج وصفات کے ساتھ ہجے کروانے، قرآن سے کلمات نکال کر جائزہ لینے وغیرہ جو باتیں گذشتہ تختی میں بتلائی گئی ہیں ان پر اس تختی میں بھی عمل کریں۔)

(۲) اس تختی میں ایک بڑی غلطی یہ ہو جاتی ہے کہ حروف مدہ کو بہت زیادہ کھینچ دیا جاتا ہے، مثلاً زَادَ کو ۲/یا ۳/الف کے برابر کھینچا جاتا ہے یہ درست نہیں ہے، اکابر قراء نے صاف لکھا ہے کہ اردو میں جس طرح ''پانی لاؤ'' کہنے میں الف مدہ یا مدہ جتنا کھینچا جاتا ہے اتنا ہی کھینچنا چاہئے۔

(۳) طلبہ سے ایک غلطی یہ ہو جاتی ہے کہ الف مدہ کو زیادہ اور یا مدہ کو کم یا اس کے برعکس کھینچتے ہیں، طلبہ کو بتائیں کہ الف مدہ، یاء مدہ، واو مدہ، کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش سب کو ایک الف کے برابر سرابر کھینچنا چاہئے۔

مثلاً دِیْنِیْ میں دِیْ ایک الف اور نِیْ میں ۲/ ۳/الف کے برابر کھینچنا۔

(۴) الف مدہ کی دو علامتیں ہیں (۱) الف ہو (۲) اس سے پہلے زبر ہو، جیسے قَال میں الف سے پہلے قاف پر زبر ہے اس لئے مدہ ہے، اور یَتِیمًا میں الف ہے مگر اس سے پہلے

---

(۱) حروف مدہ تین ہیں

۱) زبر کے بعد خالی الف۔ جیسے با ۔ را

۲) زیر کے بعد جزم والی یا۔ جیسے بِی ۔ رِیْ

۳) پیش کے بعد جزم والا واو۔ جیسے ۔ سُوْ ۔ رُو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبر نہیں ہے، لہٰذا مدہ نہیں ہے۔

(۵) یاء مدہ اور واو مدہ کو اچھا سمجھائیں کہ یاء مدہ ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں: (۱) یٖ ساکن ہو، (اگر ساکن نہ ہو بلکہ متحرک ہو تو مدہ نہ ہوگا، جیسے ھُدًیَ) (۲) یٖ ساکن سے پہلے زیر ہو (اگر زیر کے بجائے زبر ہو تو مدہ نہ ہوگا، جیسے اَیْنَ) اسی طرح واو مدہ کے لئے دو شرطیں ہیں: (۱) واو ساکن ہو (ساکن نہ ہو متحرک ہو تو مد نہیں ہوگا، جیسے وُعِدَ) (۲) واو ساکن سے پہلے پیش ہو (واو ساکن سے پہلے پیش کے بجائے زبر ہو تو مدہ نہ ہوگا، جیسے اَوْحَیْتَ)

(۶) حروف مستعلیہ اور راء کے بعد کا الف بھی پُر پڑھا جائے گا، جیسے خا صا، را وغیرہ۔

(۷) مَا جِیْ مُوْ اسی طرح نَا نِیْ نُوْ نْ نٖ نٗ میں خاص طور سے آواز ناک میں چلی جاتی ہے، اس سے بچنا چاہئے، تھوڑی سی مشق سے یہ چیز درست ہوسکتی ہے۔(۱)

(۸) الف مدہ اور کھڑا زبر میں عام طور پر امالہ (منہ کھولے بغیر چوڑائی میں منہ کو پھیلا کر ادا کرنا) کر دیا جاتا ہے(۲) جو کہ غلط ہے، جیسے مالك میں ما رحمٰن میں ما، بسم

---

(۱) اس غلطی میں عوام کے علاوہ خواص بھی مبتلا ہیں، جیسے سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کے اخیر میں وقف کرتے ہوئے طول کے دوران العلمین ـــــ الرحیم ـــــ یوم الدین ـــــ نستعین وغیرہ میں یائے مدہ میں آواز ناک میں چلی جاتی ہے، انگلیوں کو ناک پر رکھ کر غور کریں محسوس ہوگا؛ لیکن یہ غلطی تھوڑی سی توجہ سے درست ہوسکتی ہے۔

(۲) زبر کی آواز زیر کی آواز کی طرف اور الف کی آواز یا کی طرف مائل کرنے کو امالہ کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ میں لا، الغلمین میں عا وغیرہ، یہ سب مخرج اور قواعد کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے ہے، منہ کھول کر پڑھنے سے یہ غلطی نہیں ہوتی ہے، کبھی کبھی بعضے عرب قراء کی نقالی میں امالہ ہو جاتا ہے، اور خواتین بالعموم اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں، اچھی طرح سمجھا دیا جائے، تھوڑی مشق ہو جائے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(۹) نورانی قاعدہ کے علاوہ کچھ دوسری قرآنی مثالیں:

سَرَابًا ـــ حَافِظُ ـــ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ـــ أَصْلِحُوْا ـــ أَحْسِنُوا ـــ

أُنِيْبَ ـــ جِيْدَ ـــ لِحَيَاتِيْ ـــ اِيْتُوْنِيْ ـــ أُنْثٰى ـــ حُسْنٰى ـــ

أَعْلٰى ـــ طَعَامِهٖ ـــ بِيَدِهٖ ـــ يَلْوُنَ ـــ كُسَالٰى ـــ لَا يَصْلٰهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 5

(۱) گذشتہ تختیوں کے مطابق یہاں پر بھی عمل کریں۔

(۲) تختی نمبر ۵ رمیں تین باتیں ہوتی ہیں:

۱) حروف لین کو نرمی سے ادا کرنا ہے، یعنی جھٹکا نہ ہو۔

۲) معروف ادا کریں، یعنی مجہول نہ ہو۔

۳) جلدی ادا کریں، یعنی تاخیر سے ادا نہ کریں۔

(۳) جلدی پڑھنے کا مطلب جھٹکا ہرگز نہیں ہے، جھٹکا لین (نرمی) کی ضد ہے، بعضے دفعہ اس کو جلدی پڑھنے میں جھٹکا دیدیا جاتا ہے اور اس کو صحیح تجوید سمجھتے ہیں، یہ دہری غلطی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 6،7،8

(۱) گذشتہ تختیوں کے مطابق یہاں بھی عمل کریں۔

(۲) تختی نمبر ۶رگذشتہ ۵رتختیوں کا نچوڑ ہے،اس کو خوب محنت سے سیدھا الٹا ہجوں اور رواں کے ساتھ عمدہ پڑھانا چاہیئے،اس کا بار بار امتحان ہو۔

(۳) بعض حروف کو چھپا کر کلمات کو توڑ توڑ کر پڑھوائیں اور سوالات کریں۔

(۴) بَ بَا بْ ایک سانس میں اطمینان سے پڑھوائیں تاکہ فرق امتیاز اور استحضار ہو سکے، اسی طرح بِ بِیْ بِ بَیْ کو بھی ایک سانس میں پڑھوائیں،اسی طرح بُ بُ بُوْ بَوْ کو بھی ایک سانس میں پڑھوائیں،اسی طرح جُوْ جَوْ جِیْ جِ جَیْ کو بھی ایک سانس میں پڑھوائیں۔

☆ حروف کی صحیح ادائیگی کا خیال رکھا جائے،ایسا نہ ہو کہ بًا پڑھتے وقت با دو زبر بان ہو جائے،بلکہ با دو زبر بن پڑھیں۔

☆ تنوین کلمہ کے آخری حرف پر ہی آتی ہے،ابتدائی اور درمیانی حرفوں پر نہیں آتی۔(۱)

☆ تختی نمبر ۷رکے دوزبر والے ہجے عامۃ غلط کئے جاتے ہیں،ہدایات نورانی قاعدہ کو اچھی طرح دیکھنا چاہیئے۔

☆ گول (ۃ) اور ہمزہ میں دو زبر کی تنوین بغیر الف کے لکھی جاتی ہے،جیسے بقرۃً

(۵) تختی نمبر ۸رکو بھی بورڈ پر لکھ کر خوب اچھی طرح واضح کرنا چاہیئے،یا تختی (Slate) پر لکھوائیں۔

---

(۱) تنوین کو ادا کرتے وقت نون کی آواز پیدا ہوتی ہے،اسے نونِ تنوین کہتے ہیں،اسی نون تنوین کو جب زیر دے کر اگلے حرف میں ملا دیتے ہیں تو اس کو نونِ قطنی کہتے ہیں،جیسے لُمَزَةِ نِ الَّذِیْ ۔ قَدِیْرُ نِ الَّذِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا عبید الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کے بقول پہلے نورانی قاعدہ تقریباً آٹھ تختیوں کے برابر ہی تھا، اور اس کے بعد قرآن شروع کرادیا جاتا تھا (کیوں کہ مخارج اور صفاتِ لازمہ اور لحن جلی سے بچاؤ سب انہیں تختیوں میں آگیا، آئندہ کی تختیوں میں اکثر صفات عارضہ محسنہ ہیں)(۱) لہٰذا ان تختیوں کو خوب اچھی طرح دوبارہ اعادہ و امتحان دلوائیں، دوبارہ دور کرانے کے بعد آئندہ کی تختیوں کو شروع کریں۔

(۶) عام طور پر قرآن شریف میں تین طرح کی کمزوریاں ہوتی ہیں:

۱) صحت میں کمزوری ۲) روانی میں کمزوری ۳) حل کلمات میں کمزوری

حل کلمات میں کمزوری یہ بڑی کمزوری مانی جاتی ہے اور حل کلمات کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے انہیں تختیوں سے (یعنی حروف کی شناخت، حرکات کا بیان، تنوین، جزم، حروف مدہ وغیرہ)

(۷) حرکات، مدات، تشدید و جزم کو دوبارہ اچھی طرح سمجھائیں اور فرق بتلائیں۔

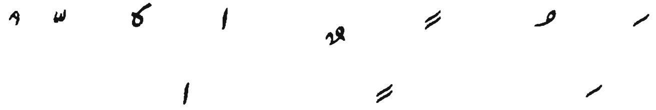

(۸) ''ھُدًی'' کے ہجے اس طرح ہوں گے: ''ھُ'' پیش ھُ دال دو زبر دً ھُدًی ''ی'' لکھی ہوئی ہوتی ہے، ہجوں اور رواں میں پڑھی نہیں جاتی۔

---

(۱) خلاصہ یہ کہ فن تجوید کا اصلی مقصود مخارج اور صفاتِ لازمہ میں کوتاہی اور اس سے پیدا ہونے والی کمزوریوں سے بچانا ہے (ورنہ لحن جلی پیدا ہوتی ہے) نورانی قاعدہ کی ان آٹھ تختیوں میں انہیں کی مشق کروائی جاتی ہے، آگے جو تختیاں ہیں وہ صفات محسنہ (عارضہ) کی مشق کرائی جاتی ہے، اور اس میں کوتاہی سے لحن خفی پیدا ہوتی ہے، جو کہ یہ بھی مقصود ثانی میں بعض جگہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کو مقصود اصلی بنا کر غنہ، اخفاء اور مدات پر ہی ساری توجہ دی جاتی ہے اور مخارج و صفات لازمہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے، یہ بڑی غلطی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 9, 10

(۱) گذشتہ تختیوں کے مطابق یہاں بھی عمل کریں۔

(۲) تختی نمبر ۹ر ۱۰ر سے قبل ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ تختیاں اگر پڑھائی جائیں تب بھی بہتر ہوگا؛ چوں کہ نسبۃً یہ تختیاں آسان ہیں جو مؤخر ہوگئی ہیں نورانی قاعدہ کی ترتیب کے لحاظ سے۔

(۳) تختی نمبر ۹ر سمجھانے سے پہلے اگر پوری تختی ہجوں اور رواں سے پڑھا دیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے، بلکہ مبتدی کو اسی میں سہولت ہوتی ہے کہ کبھی مثالیں پڑھانے کے بعد قواعد کا ذکر کیا جاتا ہے، اسی لئے نصابی کتابوں میں تدریج ایسی ہی رکھی گئی ہے کہ مِنْهَاج مِفْتَاح وغیرہ پڑھانے کے بعد قواعد نحو وصرف پڑھایا جاتا ہے، منطق کے کتنے قواعد مثال سمجھنے کے بعد سمجھ میں آتے ہیں۔

تختی نمبر ۱۰ر کے اندر بھی عملاً اخفاء کروا دیا جائے، بعد میں تختی سمجھائی جائے۔

(۴) تختیوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ یا کاپی کا استعمال ضرور کریں اور سوال وجواب کے انداز میں اختصار کے ساتھ تنوین ونونِ ساکن کے قواعد کو ایک نظر بورڈ پر سمجھائیں۔

مثلاً ۱) تنوین یا نون ساکن کے بعد کل ۲۹ر حروف میں سے اگر ء ہ ع ح غ خ آئے تو اظہار ہوگا، یعنی نون کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

۲) تنوین اور نون ساکن کے بعد اگر ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك آئے تو اخفاء ہوگا، یعنی ناک میں آواز کو چھپا کر پڑھیں گے۔۔۔۔۔ الخ

(۵) تختی نمبر ۹ر اظہار کو سمجھانے کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ بچوں سے کہیں کہ تنوین اور نون ساکن میں غنہ یا اخفاء ضرور ہوتا ہے؛ لیکن اگر تنوین، نونِ ساکن کے بعد یہ چھ حروف آئیں تو نہیں ہوگا۔

☆ تنوین اور نونِ ساکن کے بعد الف کبھی نہیں آتا،
اسی طرح میم ساکن کے بعد بھی الف کبھی نہیں آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 11, 12, 13

(۱) گذشتہ تختیوں کی طرح یہاں پر بھی عمل کریں (ہجے، رواں، اجراء قواعد، بورڈ کا استعمال، ہجوں میں بھی مخارج وصفات کی رعایت، استعلاء، تصفیر، سیدھا الٹا پڑھانا، قرآن سے الفاظ نکال کر پڑھانا وغیرہ)۔

(۲) ان تختیوں کو اظہار اور اخفاء سے پہلے پڑھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۳) قلقلہ کا مطلب اچھی طرح سمجھائیں، قلقلہ کا مطلب جھٹکا نہیں ہے، دوہرا قلقلہ بھی کرنا غلط ہے۔

(۴) بُرُوْجْ کے ہجے اس طرح ہوں گے: ب پیش بُ را واو، جیم پیش رُوْجْ بُرُوْجْ

(۵) ہمزہ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے؛ لیکن جسم کو حرکت یا سر کو جھٹکا دینا نہیں چاہئے۔

☆ تشدید یعنی ایک حرف کو دو مرتبہ پڑھنے کو کہتے ہیں، اسی کو نورانی قاعدہ میں کہا گیا ہے کہ تشدید میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے۔

☆ اسی طرح حرف مشدد پر وقف کرنا ہو تو حرف کی ادائیگی میں قدرے دیر ہونی چاہیے: کیوں کہ مشدد میں وقف کی صورت میں دو ساکن جمع ہوجاتے ہیں، دونوں ساکن ادا ہوجانے چاہئے۔ جیسے: عَدُوٌّ سے عَدُوْوْ

(۶) ن اور م پر تشدید ہو تو غنہ ہوگا، غنہ میں ٹھہراؤ اور تراخی ہوتی ہے، باقی کسی حرف پر تشدید ہو تو تراخی ہرگز نہ ہوگی، عامۃ اس میں اکثر غلطی پائی جاتی ہے کہ طلبہ کرام نون مشدد اور میم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشدد کے علاوہ میں بھی رُک کر تراخی کے ساتھ غنہ کی طرح پڑھتے ہیں۔

(۷) کُوِّ کے ہجے اس طرح ہوں گے: کُوْ (تھوڑا کھینچ کر واو مدہ کی بنا پر) پھر واو زیر وِ کُوِّ اسی طرح اِیَّاكَ کے ہجے کرنے میں یاء مدہ ہوتا ہے، پھر دوسرے حرف کو ملانے پر وہ مد ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے ہجے اس طرح ہوں گے: اِیْ پھر یَا اِیَّا کَ زبر كَ اِیَّاكَ

(۸) جن حروف میں قلقلہ نہیں ہے اس میں سکتہ یا سکتہ کی کیفیت نہ ہو، یہ بھی فحش غلطی ہے۔

(۹) جب واو مشدد یا یاء مشدد پر وقف کرنا ہو تو ذرا سختی سے تشدید کو پڑھنا چاہئے تاکہ تشدید باقی رہے، جیسے عَدُوّ عَلَى النَّبِي

(۱۰) جزم والا حرف آدھا ہوتا ہے اس لئے اکیلا نہیں پڑھا جاتا، جزم والا حرف شروع میں نہیں آتا بلکہ اس سے پہلے کسی بھی متحرک حرف کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۱) جزم والے حرف کو حرف ساکن کہتے ہیں جزم والا حرف پہلے حرف سے مل کر صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 14, 15, 16

(۱) تختی نمبر ۱۴ر کے تحت نورانی قاعدہ کی ہدایات میں تقریباً سات باتیں بتلائی گئی ہیں، اس کو اساتذہ پہلے خوب سمجھیں، اکثر پڑھانے والے معلمین کو خود وہ تختی سمجھ میں نہیں آتی ہے، دو تین مرتبہ یکسوئی سے پڑھنے یا کسی دوسرے کو سمجھاتے ہوئے سننے سے سمجھ میں آجاتی ہے۔

خلاصہ تختی نمبر 14:

☆ ''را'' پانچ صورتوں میں پر ہوگی:

۱) را کے اوپر زبر یا پیش ہو تو را پر ہوگی۔ رَبَّنَا رُبَمَا

۲) رائے مشددہ پر زبر یا پیش ہو تو راء پر ہوگی۔ بِرَّ بِرُّ

۳) رائے ساکنہ سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ کے سات حروف میں سے کوئی حرف آئے تو راء پُر ہوگی۔ مِرْصَادْ قِرْطاس فِرْقَةٌ

۴) رائے ساکنہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو را پر ہوگی۔ أَرْسَلْنا قُرْآنٌ

۵) رائے ساکنہ سے پہلے زیر عارضی ہو یا دوسرے کلمہ میں ہو تو دونوں صورتوں میں را پر ہوگی۔ اِرْجِعِيْ رَبِّ ارْجِعُوْن اَمِ ارْتابُوْا

☆ ''را'' چار صورتوں میں باریک ہوگی:

۱) را پر زیر ہو۔ رِجالٌ

۲) رائے مشددہ پر زیر ہو۔ بَرِّ

۳) رائے ساکنہ سے پہلے زیر ہو (اصلی زیر ہو، اسی کلمہ میں ہو، اس کے بعد حروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو) اُمِرْتُ

۴) رائے ساکنہ سے پہلے یائے ساکنہ ہو۔ خَيْرٌ قَدِيْرٌ

(۲) طلبۂ کرام کو ان کی سطح اور ذہانت کے اعتبار سے آسان کر کے بورڈ کے استعمال کے ساتھ ضرور سمجھائیں۔

اگر بچہ کی کم عمری کی وجہ سے تختی نمبر ۱۴ر کا طویل قاعدہ اُسے نہیں سمجھایا گیا ہو تو جب بچہ کچھ سمجھدار ہو جائے ناظرہ میں یا حفظ کے اندر کم از کم اس کو ضرور سمجھائیں؛ ورنہ طلبہ حافظ بن جاتے ہیں؛ لیکن قَدِيْرٌ میں راء پُر پڑھتے رہتے ہیں، اسی طرح مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ میں راء پُر پڑھتے رہتے ہیں، رب ارجعون اور امرتابوا. قرطاسؐ کی راء کیوں پُر ہوتی ہے علم نہیں ہوتا۔

مِنْ شَرِّ کے ہجے اس طرح ہوں گے: میم نون زیر مِنْ شین را زبر شَرْ (تفخیم کے ساتھ) را زیر رِ مِنْ شَرِّ (را کی ترقیق کے ساتھ)(۱)

☆ را کے باریک ہونے کی تین شرطوں میں سے ایک شرط کسرہ اصلی ہو عارضی نہ ہو؛ کیوں کہ اگر عارضی ہوگا تو پھر یہ را باریک نہ ہوگی، اور زیر عارضی کو عربی پڑھے بغیر نہیں پہچان سکتے، اس لیے سہولت وآسانی کے لیے یہاں زیر عارضی کے مقامات کو ذکر کیا جارہا ہے کہ قرآن پاک کے ان مقامات میں را ساکنہ سے قبل زیر عارضی ہونے کی بنا پر پُر پڑھے جاتے ہیں۔

---

(۱) كُوِّرَ، اِيَّاكَ، مِنْ شَرِّ، اُفٍّ لَّكُمْ، رِزْقاً لَّكُمْ (ادغام، انقلاب کی تختی میں) اسی طرح علیّین وغیرہ کے ہجوں کے طریقہ میں اختلاف ہو سکتا ہے، اس میں زیادہ شدت یا اصرار نہ کیا جائے، ہجے معاون رواں ہیں، چوں کہ ہجے رواں کے تابع ہوتے ہیں، لہٰذا ان تختیوں میں اسی کی رعایت کرتے ہوئے ہجوں کے طریقے ذکر کئے جاتے ہیں، اگر کوئی دوسرے طریقہ سے پڑھائے اور طلبہ سمجھ جاتے ہوں تو وہاں صحیح غلط کا معیار، ترقی کا مدار کسی خاص طریقہ کو نہ گردانا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرِ عارضی دو جگہوں پر ہوتا ہے: (۱) ایک ہمزۂ وصلی پر (۲) دوسرے اجتماعِ ساکنین میں پہلے ساکن پر، وہ مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

۱) اِنِ ارْتَبْتُمْ (پ:۷، ع۴)

۲) اِنِ ارْتَبْتُمْ (پ:۲۸، ع۱۷)

۳) اِرْجِعُوْا (پ:۱۳، ع۴)

۴) اِرْجِعْ (پ:۱۹، ع۱۸)

۵) اِرْجِعِیْ (پ:۳۰، ع۱۴)

۶) رَبِّ ارْحَمْهُمَا (پ:۱۵، ع۳)

۷) رَبِّ ارْجِعُوْنِ (پ:۱۸، ع۶)

۸) اَمِ ارْتَابُوْا (پ:۱۸، ع۱۲)

۹) الَّذِی ارْتَضٰی (پ:۱۸، ع۱۳)

۱۰) لِمَنِ ارْتَضٰی (پ:۱۷، ع۲)

۱۱) مَنِ ارْتَضٰی (پ:۲۹، ع۱۲)

۱۲) ارْكَبْ مَّعَنَا (پ:۱۲، ع۴) (۱)

(۳) تختی نمبر ۱۵ رٹے کے یاد دلانے، رٹانے میں بچہ کا سبق نہ روکیں، بلکہ اس کے رٹانے کا ہم عجمیوں کے لئے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے، بس اتنا بتادیں کہ جہاں ''لام'' (ل) پر جزم ہو اس کو پڑھو (یہ قمری کے قاعدہ کا خلاصہ ہے) اور جہاں نہیں ہے تو مت پڑھو۔ (یہ شمسی کے قاعدہ کا خلاصہ ہے)

---

(۱) معلم التجوید: ۱۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس قاعدہ کا فائدہ وہاں ہوگا جہاں اعراب کے بغیر قرآن یا عبارت ہو اور طالب علم مبتدی ہو، اسے عبارت وعربی کی واقفیت نہ ہو۔

(۴) تختی نمبر ۱۶ کو بھی بورڈ پر مثالوں کے ساتھ واضح کریں، تاکہ طلبۂ کرام "آنَ لَاً" میں لام کو پُر نہ پڑھیں۔

اللّٰھم میں بھی لفظ اللہ کا قاعدہ جاری ہوگا، جیسے سُبحانَكَ اللّٰھمَّ، پُر پڑھیں گے، قُلِ اللّٰھمَّ، باریک پڑھیں گے۔

(۵) کل فرق میں راء پُر اور باریک دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔

مِصر میں وقف کی صورت میں راء پُر پڑھنا بہتر ہے۔

قِطر میں وقف کی صورت میں باریک پڑھنا بہتر ہے۔

(۶) راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور دوسرے کلمہ میں حروفِ مستعلیہ ہو تو راء کو باریک پڑھیں گے، جیسے اَنْذِرْ قَوْمَكَ

(۷) لفظ اللہ کے تفخیم کو ادا کرنے کے لئے ہونٹوں کو اس طرح گول کرنا کہ وہ اَللُّو ہو جائے یا ضمہ کی بُو آئے یہ غلط ہے، اور یہ غلطی نمازوں میں تکبیرات انتقالیہ کے وقت بھی پیش آتی ہے، اس سے بچنا چاہئے۔

(۸) یہاں تفخیم وترقیق کا ایک نقشہ پیش کیا جارہا ہے، اس کو خوب سمجھائیں۔

نقشۂ تفخیم وترقیق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفخیم وترقیق

- **ہمیشہ مفخم**: حروف مستعلیہ
- **کبھی مفخم اور کبھی مرقق**: الف، لام، را
  - **را**
    - **مفخم 12 حالتوں میں**
      - را پر زبر یا پیش ہو
      - را مشدد پر زبر یا پیش ہو
      - را ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو
      - را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن اس سے پہلے زبر یا پیش ہو
      - را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی
      - را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی دوسرے کلمہ میں ہو
      - را ساکن سے پہلے کسرہ اور بعد میں حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو
      - جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے
    - **مرقق 7 حالتوں میں**
      - را کے نیچے زیر ہو
      - را مشدد کے نیچے زیر ہو
      - را ساکن سے پہلے کسرہ اصلی ہو
      - را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو
      - را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن اس سے پہلے زیر ہو
      - جس را پر امالہ کیا جائے
      - جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے
    - **مختلف فیہ**
      - وقفاً وصلاً پُر یا باریک — مثلاً: فِرْقٍ
      - وقف کی صورت میں پُر یا باریک — مثلاً: مِصْرَ، الْقِطْرِ وغیرہ
  - **لام**
    - **مفخم**: لام جلالہ سے پہلے زبر یا پیش ہو
    - **مرقق**: لام جلالہ سے پہلے زیر ہو
  - **الف**: الف سے پہلے مفخم حرف ہوتو الف پُر اور مرقق حرف ہوتو باریک
- **ہمیشہ مرقق**: بقیہ 19 حروف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 17، 18، 19، 20، 21

(۱) گزشتہ تختیوں کی طرح یہاں بھی عمل کریں۔

(۲) نکتہ وار بچوں کو وقف کے قواعد بورڈ پر سمجھائیں، وقف کی بڑی اہمیت ہے، کلام میں حسن وخوبی وقف اور وصل سے حاصل ہوتا ہے، معنیٰ اور صحیح مطلب سمجھنے میں وقف کا بڑا دخل ہے۔

(۳) تعوذ وتسمیہ میں اگر کمزوری رہ گئی ہو تو یہاں لازماً اس کی تلافی ہو جانی چاہیئے، اب دوبارہ کوئی کمی اور کسر باقی نہ رہ جائے۔

(۴) "اِیَّاکَ" کی "یا" پڑھنے میں کبھی "گاف" کی آواز آجاتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے۔

(۵) حروف مدہ پر وقف کی حالت میں مدہ کے ساتھ ہی وقف کریں گے، جیسے

قَالُوْا

(۶) حروفِ لین کو وقف کی حالت میں اپنی اصلی حالت پر وقف کریں گے، جیسے

طَغَوْا

(۷) مشدد حرف کو وقف کی حالت میں اس طرح ساکن کر دیں گے کہ تشدید باقی رہے اور حرکت ظاہر نہ ہو (یعنی زبان چپکا کر آواز جاری رکھیں) جیسے وَتَبَّ

(۸) کھڑے زبر پر وقف کرنا ہو تو اسی اصلی حالت پر کھڑے زبر کے ساتھ وقف کریں گے، جیسے وَالضُّحٰی، مُوْسٰی، اسی طرح الف مدہ ہو تب بھی اسی حالت میں وقف ہوگا۔

کھڑی زیر اور الٹا پیش پر وقف کرنا ہو تب جزم دے کر وقف کریں جیسے خَطِیْٓئَتُهٗ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف خَطِيْٓـئَتُهٗ اور كَفَرُوْا بِهٖ پر وقف كَفَرُوْا بِهٖ ہوتا ہے۔

(۹) درمیانِ کلمہ پر وقف کرنا یا ابھی کلمہ کا کچھ حصہ باقی ہو اور اس پر وقف کیا جائے تو اس کو وقف قبیح کہتے ہیں، ایسا کرنا منع ہے۔

(۱۰) عِلِّيّون عِلِّيّن کے ہجوں میں لِیّ میں یاء مدہ ہونے کی بنا پر قدرے ہجوں میں کھینچیں گے، پھر آگے سے ملانے کے بعد تشدید بن جاتی ہے پھر نہیں کھینچیں گے۔

(۱۱) تختی نمبر ۱۹ر کے ہجے بھی نورانی قاعدہ کی ہدایات میں دیکھیں اور اس کو پہلے خوب اچھی طرح سمجھیں، بہت سی غلطیاں ہدایات نہ پڑھنے سے پیدا ہوجاتی ہیں۔

(۱۲) مدوں کی ادائیگی کی سہولت کے لئے ایک ایک الف پر انگلیوں کو کھولنے یا بند کرنے کی ترکیب بھی عمدہ ہے، طلبۂ کرام کو پورا نورانی قاعدہ ختم ہونے بلکہ پارہ ۳۰ ر میں بھی اس کا عادی بنائیں، اس سے بار بار کی تنبیہ کی نوبت ختم ہوجاتی ہے۔

(۱۳) مد متصل اور منفصل میں فرق یہ ہے کہ:

۱) متصل میں ہمزہ ا، ی، و تینوں شکلوں میں آسکتا ہے۔

۲) جب کہ منفصل میں الف کی شکل میں ہی آتا ہے، هٰٓؤُلَآءِ مستثنیٰ ہے۔(۱)

(۱۴) مد متصل، منفصل اور لازم کی مختلف بلا ترتیب قرآنی یا خارجی مثالیں لکھ کر امتحان لیں، سوال کریں کہ کس کلمہ میں مد متصل اور کس میں منفصل ہے۔

(۱) جمال القرآن کے حاشیہ میں قاری جمشید صاحب لکھتے ہیں: مد متصل اور مد منفصل کی پہچان یہ ہے کہ مد متصل میں حرف مد کے بعد ہمزہ عین کی گردن (ء) کی شکل میں لکھا جاتا ہے، جیسے: جَآءَ سوائے ایک لفظ السُّوْٓاٰی کے، کہ اس میں ہمزہ بشکل الف ہے، اور مد منفصل میں حرف مد کے بعد ہمزہ بشکل الف ہوتا ہے، جیسے: مَآ اَنْزَلَ، البتہ لفظ هٰٓؤُلَآءِ میں ہمزہ بشکل ''ؤ'' ہے۔ (جمال القرآن: ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) مد کی مکمل تقسیم اگر بچے سمجھدار ہوں تو بورڈ پر ضرور سمجھانا چاہیے، ناظرہ میں یا حفظ میں تو ضرور سمجھانا چاہیے، آگے صرف اس کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱۶) تختی نمبر ۶/ ۱۷/ ۲۰/ ۲۴/ اور ۲۷/ بہت اہم مانی جاتی ہیں، ممتحن حضرات عامۃً سوالات انہیں میں سے کرتے ہیں، لہٰذا خوب اوپر نیچے سے بار بار سنیں اور سوالات کریں۔

(۱۷) کٓھٰیٰعٓصٓ عٓسٓقٓ کے پڑھنے میں عَیْن اور سِیْن کا اخفاء چھوٹ جاتا ہے، اس کا اہتمام کرنا چاہیے، اور یہ اخفاء عَیْن اور سِیْن کے مد کی تکمیل کے بعد کرنا چاہیے، مد کے ساتھ اخفاء کو ضم کر کے نہیں پڑھنا چاہیے۔

☆ وہ حروف جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں الگ الگ حروف ہجا کی طرح پڑھے جاتے ہیں ''حروف مقطعات'' کہلاتے ہیں، چوں کہ ان حروف کو دوسرے حرف سے ملائے بغیر کاٹ کاٹ کر پڑھتے ہیں اس لیے اس کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشۂ مد:

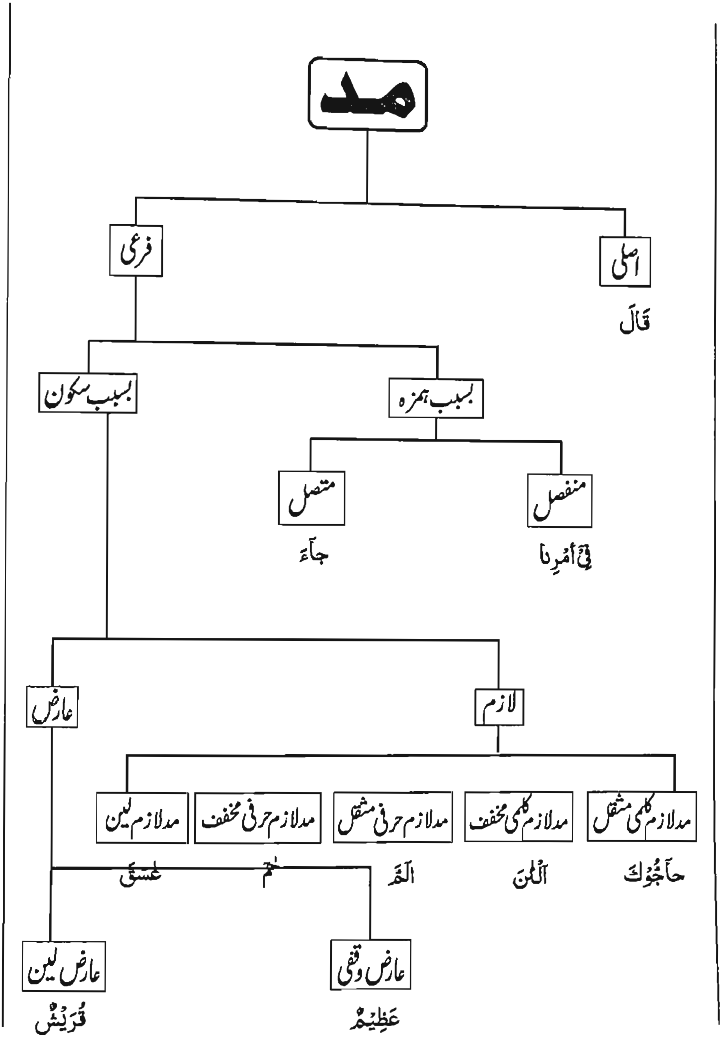

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 22, 23, 24

(۱) گزشتہ تختیوں کی طرح یہاں بھی عمل کریں۔

(۲) میم ساکن اور نون ساکن کے مکمل قواعد دوبارہ بورڈ پر بار بار سمجھائیں۔

(۳) اخفاء شفوی اور اقلاب کے اندر "میم" میں غنہ کے ساتھ اخفا ہوگا۔ (عامۃ اس میں غفلت برتی جاتی ہے، پڑھنے پڑھانے میں)

اخفاء شفوی کا طریقہ:

میم ساکن کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو بڑی نرمی سے ملا کر خیشوم سے ایک الف کے برابر غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر "ب" کو ادا کیا جاتا ہے۔(۱)

جمال القرآن کے حاشیہ میں قاری جمشید صاحبؒ فرماتے ہیں: اخفاء میں ہونٹوں کو نرمی سے ملانا چاہیے، مضبوطی سے ملانا صحیح نہیں ہے، حاصل یہ ہے کہ اخفاء میں نہ تو خشکی والے حصہ کو موڑ کر ہونٹوں کو ملانا صحیح ہے، جیسا کہ بعض حضرات کو دیکھا گیا ہے اور نہ ہی ہونٹوں کو سختی سے ملانا صحیح ہے، جیسا کہ عام طور پر عادت ہے۔(۲)

اس عبارت سے اندازہ ہوگیا کہ دونوں ہونٹ ملیں گے تاکہ میم کا مخرج ادا ہو، بعضے لوگ یہاں پر نؔ والا اخفاء کرتے ہیں، منہ کھول کر اخفاء کرنے کے بعد میم ادا کرتے ہیں، یہ غلط ہے، میم ساکن کا اخفاء ہے، لہٰذا میم کا مخرج ادا ہو؛ البتہ نرمی کے ساتھ ہونٹوں کو ملانا چاہیے۔

سیکھنے کا طریقہ:

اس کو سیکھنے کے لئے ماہر قاری کے پاس بیٹھ کر مشق کرنا چاہئے، عرب قراء کی قراتوں

---

(۱) قواعد التجوید: ص ۴۸

(۲) جمال القرآن: ص: ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی غور کیا جاسکتا ہے، بار بار دہرا کر سُنا اور دیکھا جاسکتا ہے، اس کا تعلق دیکھنے سے بھی ہے، لہذا بار بار اس کی ادائیگی کو دیکھنا چاہئے۔

حضرت مولانا قاری ایمن رشدی سوید صاحب (جو اصلاً سیریا ملک شام کے رہنے والے سعودیہ میں مقیم وہاں کے شیخ القراء حنفی اہل سنت والجماعت سبعہ عشرہ سے فارغ ہیں) کے ویڈیوز بھی یوٹیوب پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆ اس کو شفوی اس لئے کہتے ہیں کہ میم کا مخرج ہونٹوں سے ہے اور عربی میں ہونٹ کو شفة کہتے ہیں، اسی سے شفوی ہے۔

☆ میم ساکن کا اخفاء نون ساکن سے ہٹ کر ہوتا ہے، نون ساکن کے اخفاء میں ہونٹ ملے ہوئے نہیں ہوتے، جبکہ میم ساکن کے اخفاء میں دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے نرمی سے ملتے ہیں، جیسا کہ ابھی اوپر ذکر کیا گیا۔

(۴) بعض کم علم قراء "ب، و، ف" تینوں حرفوں کا ایک ہی قاعدہ بتاتے ہیں جو بُوف کے قاعدہ سے مشہور ہے (یعنی میم ساکن کے بعد 'ب' آوے تو اخفاء ہوگا، اور "و، ف" آوے تو اظہار اس طرح کیا جائے کہ میم کے سکون میں حرکت کی بو آجائے) یہ اظہار بالکل بے اصل ہے، بلکہ میم کا سکون بالکل تام ہونا چاہیے، حرکت بھی ہوا بھی نہ لگے، غالباً اسی قاعدہ کی تردید کے لیے نورانی قاعدہ وغیرہ میں لکھا ہوا ہوتا ہے "بالخصوص و، یا ف آئے تو اظہار ہوگا۔"

(۵) اقلاب کے معنی بدلنے (Change) کرنے کے ہیں، ادغام کے معنی ملانے داخل کرنے اور ایک دوسرے میں ملانے کے ہیں۔

(۶) اقلاب بھی نتیجتاً اخفاء شفوی ہی ہوتا ہے؛ کیوں کہ اقلاب میں تنوین اور نون ساکن میم سے بدل جاتا ہے اور اس کے بعد بؔ واقع ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) اقلاب میں تنوین اور نون ساکن کے بعد ''م'' کی علامت ہوگی ہے؛ لیکن اگر کسی جگہ یہ علامت لکھی ہوئی نہ بھی ہو تب بھی اقلاب ہوگا، یعنی نون کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے۔

(۸) ادغام کے لئے شرط یہ ہے کہ تنوین یا نون ساکن کے بعد ی و م ن دوسرے کلمہ میں ہو، اگر اسی کلمہ میں واقع ہو تو ادغام نہ ہوگا، جیسے دُنْیا قِنْوان صِنْوان بُنْیان

(۹) ادغام شفوی کو ادغام مثلین بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) اخفاء اور ادغام میں فرق یہ ہے کہ اخفاء میں دوسرے حرف پر تشدید نہیں ہوتی، جب کہ ادغام میں تشدید ہوتی ہے۔

(۱۱) ہجے رواں کے تابع ہیں، لہذا

۱) لہذا اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْن میں تین ''م'' ہیں؛ لیکن دو پڑھے جاتے ہیں، تو ہجوں میں بھی دو ''م'' پڑھیں گے۔

۲) اقلاب کے قاعدہ میں تنوین کے ہجے نہیں کرتے، مثلاً لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِیَة میں ''ع، م'' زبر عَمْ ہجے کرتے ہیں، اسی طرح نون ساکن کو بھی نہیں پڑھتے، جیسے: مَنْ بَخِلَ میں ہجے مَ مْ زبر مَمْ کرتے ہیں۔

۳) مِنْ رَّبِّك مُحَمَّدٌ رسول الله میں نون ساکن اور تنوین کو نہ رواں پڑھتے ہیں نہ ہجوں میں، اسی طرح ادغامِ م اور ادغامِ ن میں بھی ہے۔

☆ اس کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے؛ ورنہ ہجوں میں بہت پیچیدگی اور اغلاط پائے جاتے ہیں، استاذ کو اطمینان نہ ہو تو بچے بھی غیر مطمئن منتشر الذہن رہتے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موانع ادغام:

ان صورتوں میں ادغام نہ کیا جائے گا۔

۱) پہلا حرف تاء مضموم ہو، جیسے کُنْتُ تُرَاباً

۲) پہلا حرف تاء مفتوح ہو، جیسے اَنْتَ تُكْرِهُ، كُنْتَ ثَاوِياً

۳) پہلے حرف پر تنوین ہو، جیسے وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

۴) پہلے حرف پر تشدید ہو، جیسے فَتَمَّ مِيْقَاتُ

۵) پہلے لفظ سے کوئی حرف ساقط ہو گیا ہو؛ لیکن یہ صورت اگر مثلین میں ہو تو ادغام بھی جائز ہے، جیسے يَبْتَغِ غَيْرَ الاسلام، يَخْلُ لَكُمْ، وَاِنْ يَكُ كَاذِباً

۶) پہلا حرف مدہ ہو، جیسے وَمَا تُوْوهم، فِيْ يُوسف

۷) پہلا حرف حلقی ہو خواہ دوسرا بھی ہو یا نہ ہو، جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا، البتہ اس صورت میں اپنے مماثل میں ادغام ہو گا۔ (۱)

---

(۱) تسہیل التجوید ص: ۳۱، ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

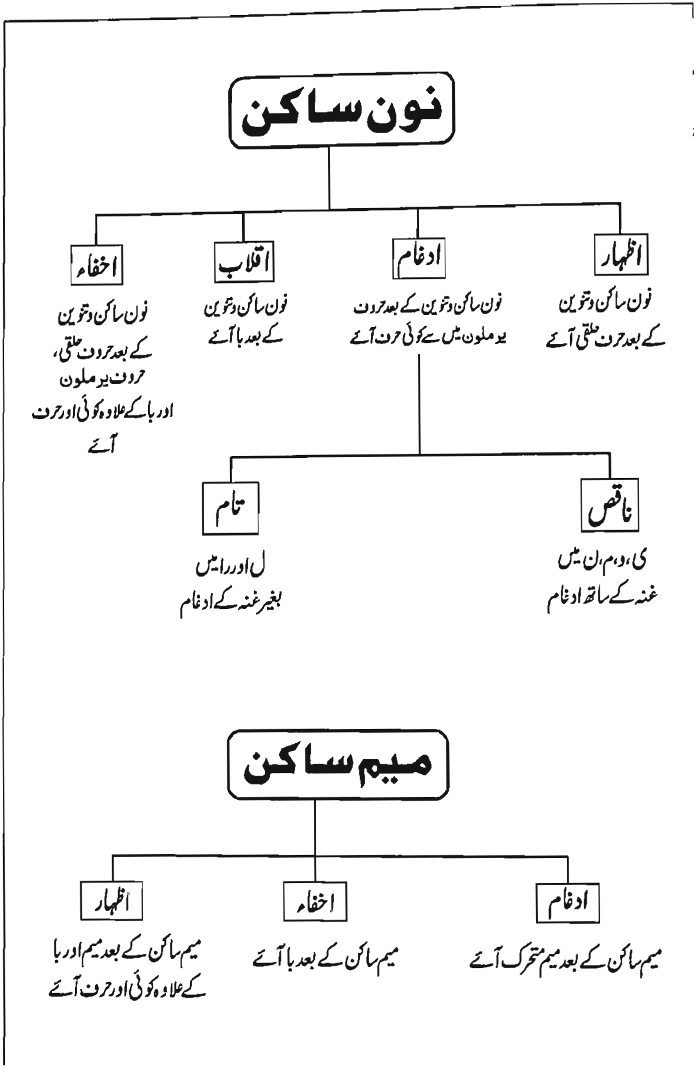

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تختی نمبر 25, 26, 27, 28

(۱) گذشتہ تختیوں کی طرح یہاں بھی عمل کریں۔

(۲) تختی نمبر ۲۵ رمیں مُوسىٰ عِيسىٰ زَكٰوة وغیرہ کے پڑھنے میں اکثر غلطی رہ جاتی ہے، اس کو درست کرنا چاہیئے۔ "مُوسىٰ" کو اس طرح پڑھنا چاہیئے۔

لکھنے کا طریقہ: موسىٰ یاء کے ساتھ (یہ بھی بولنا چاہیئے)

پڑھنے کا طریقہ: موسا الف کے ساتھ (یہ بھی بولنا چاہیئے)

(۳) تختی نمبر ۲۶ رکو خوب اچھی طرح سمجھائیں، بورڈ اور آسان زبان کا استعمال ہو۔

(۴) بچہ کم عمر ہے تو اس کے رٹانے میں وقت ضائع نہ کریں، اگر طالب علم سمجھ کر اپنے انداز میں سمجھا دیتا ہو یا عملاً غلطی نہ کرتا ہو تو اس کا سبق آگے بڑھا دینا چاہیئے۔

(۵) سکتہ میں ایک سکنڈ یا انگلی کھولنے کے بقدر وقف کریں اور وقفہ کے اندر دو سکنڈ یا دو انگلی کھولنے کے بقدر وقف کریں۔

(۶) تختی نمبر ۲۷ رمیں مکمل تمام قواعد کا اجراء، ہجے، رواں مکمل دور کرائیں۔

(۷) جزاءً کو جزاءا کہہ کر بھی وقف کر سکتے ہیں اور جزاءً تنوین کے ساتھ بھی، بشرطیکہ وقف کے قواعد کا استحضار ضروری ہے، یعنی وقف کے قاعدہ کو جاری کرتے ہوئے جزاءا پڑھیں یا دو زبر کے ساتھ جزاءً پڑھیں لیکن قواعد یاد رہنے چاہئیں۔

(۸) تختی نمبر ۲۸ رکو بھی مکمل تجوید کے ساتھ بلکہ ہجے اور رواں کے ساتھ ناظرہ اور حفظ ہو جائے تو بہتر ہے۔

(۹) اذان و اقامت بھی حفظ میں جانے سے پہلے ہی اگر سیکھ لے تو زیادہ بہتر رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(١٠) نورانی قاعدہ ایک نظر میں نقشہ پیش کیا جارہا ہے۔

نورانی قاعدہ ایک نظر میں:

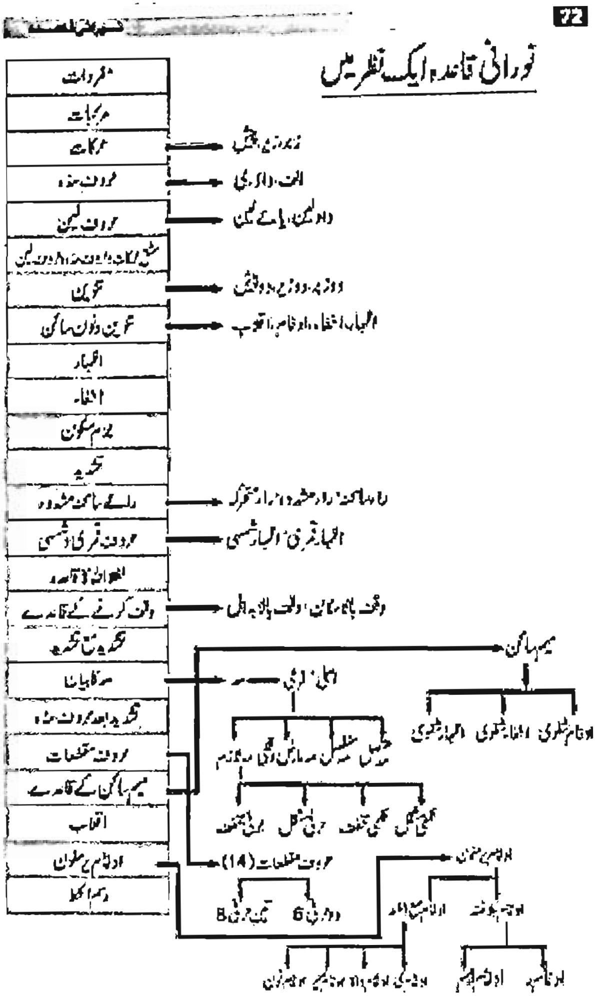

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نورانی قاعدہ کے بعد

(۱) قاعدہ کے بعد پارہ ۳۰ ربھی مکمل ہجوں اور وقتاً فوقتاً (ہفتہ میں ایک مرتبہ) اجراء قواعد کے ساتھ پڑھائیں، ان شاء اللہ وہ صلاحیت پیدا ہوجائے گی کہ طالب علم کے سبق کی رفتار بہت بڑھ جائے گی یا آدھا پارہ بھی طالب علم سنا سکتا ہے اور طالب علم میں روانی آجاتی ہے(۱) وقتاً فوقتاً قواعد کو سمجھایا جائے، ورنہ وہ قواعد بھول جائیں گے۔

(۲) نورانی قاعدہ کے بعد پارہ یا قرآن کے لئے بڑے بڑے واضح حروف کے نسخہ کا اہتمام کرانا چاہیئے، تاکہ طالب علم کو آسانی ہو، اس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے، روانی میں ترقی ہوتی ہے۔

(۳) نورانی قاعدہ کی تکمیل کے بعد بھی قرآنِ پاک کی تلاوت میں جو غلطیاں عامۃ باقی رہ جاتی (پیش آتی ہیں) وہ یہ ہیں:

۱) حروف مستعلیہ کو پُر نہ پڑھنا۔

۲) قلقلہ نہ کرنا یا بے جا قلقلہ کرنا، یا ساکن میں سکتہ کرنا۔

۳) غنہ، اخفاء اور مد کی مقدار کا لحاظ نہ کرنا۔

۴) قَدِیْرٌ، خَبِیْرٌ وغیرہ میں را کو پُر پڑھنا۔

۵) مِنْ شَرٍّ، لَقَادِرٌ، سَرَائِرُ وغیرہ میں را کو پُر پڑھنا۔

۶) ت د ط میں زبان کا باہر نکلنا۔

---

(۱) روانی یعنی طالب علم قرآن پاک بغیر اٹک اور تکرارِ لفظ کے آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) پارۂ عم کے ابتدائی صفحات میں بھی تختی (Slate) یا بورڈ پر لکھوا کر دو دو تین تین کلمات حل کروائیں، جیسے عَمَّ يَتَسَاءَلُوْن - عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ وغیرہ کو الگ الگ بورڈ پر حل کرائیں

(۵) خود سے ہجے کر کے سبق حل کر کے آنے کا پابند بنائیں، اس سے استعداد میں اضافہ ہوتا ہے، یہ طریقہ بالکل غلط ہے کہ استاذ چند آیتیں پڑھائیں اور طالب علم اس کو پڑھ لیں، رٹ لیں، اس سے عربی کلمات کو خود سے حل کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

☆ ناظرہ میں قرآن ختم کرانا اصل مقصد نہیں ہے، بلکہ صلاحیت پیدا کرانا ہے۔

☆ ناظرہ میں ابتدائی دو تین پارے اگر طالب علم خود سے حل کر کے (ہجوں کے ساتھ) سبق سنائے تو پورا قرآن اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے، پھر تین چار پاروں کے بعد اب مزید نکھار پیدا کرانے، لہجہ، رواں کرانے، سانس کے لمبا کرنے وغیرہ کی محنت کرائی جائے۔

☆ اگر فی الفور کوئی مجود مصحح استاذ قریب میں نہ ہو، یا ان تک رسائی آسانی سے میسر نہ ہو تو وقتی طور پر بعض بہت سی چیزوں میں یہ Indian Norani Qaida جو Playstore میں دستیاب ہے اس کو Download کر کے اس کو دیکھ سکتے ہیں؛ کیوں کہ اس میں نورانی قاعدہ پڑھنے کے علاوہ سننے کی سہولت بھی ہے۔

☆ ناظرہ قرآن کو صحت کے ساتھ پڑھنے کے لئے تین امور از حد ضروری ہیں:

(۱) حروف شناسی مفردات و مرکبات میں (۲) اعراب اور علامات کی شناخت اور اس کے مطابق کلمات کو پڑھنا (۳) قواعد کی سمجھ اور اس کا استعمال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمات

خواص کی غلطیاں:

(۱) اخفاءِ شفوی اور اقلاب میں غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔(۱)

(۲) لَا تَأْمَنَّا میں بروایت حفص اشمام یا روم ہوگا، اشمام کا تعلق دیکھنے سے ہے، روم کا تعلق غور سے سننے سے ہے؛ لیکن بروایت حفص اشمام یا روم کے ساتھ پڑھنا واجب ہے،(۲) عامۃ اس میں کوتاہی پائی جاتی ہے، نہ سکھایا جاتا ہے نہ سیکھا جاتا ہے، اس کے بغیر قراءتِ حفص ناقص یا غلط ہوگی، لہٰذا ماہر قاری اساتذہ سے اس کو سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کا رواج عام کریں، تمام مکاتب، مدارس میں بار بار اس کو دہرائیں تاکہ حفص کی قراءت درست ہوسکے، سیکھنے کے لئے ایمن رُشدیؔ کے ویڈیوز کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

(۳) پارہ نمبر ۲۴/۲۴/ آخری صفحہ آیت نمبر ۴۴/ میں ءَاَعْجَمِيٌّ میں بروایت حفص دوسرے ہمزہ کی تسہیل (۳) واجب ہے، بہت سے مدارس میں اس کو بھی نہ عملاً بتلایا جاتا ہے نہ علماً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

---

(۱) ہمارے مدارس تصحیح کے شعبوں اور مکاتب میں نہ اس کی مشق ہوتی ہے، نہ اس کا طریقہ بتلایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کو حفص کی قرات مان کر سمجھنا چاہتے ہیں۔

(۲) اشمام یوں کریں کہ نون مشدد میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو قدرے گول کرلیں پیش کی طرح، پھر ہونٹ سیدھے کرکے ''نا'' پڑھیں اور روم میں ایک تہائی پیش ادا ہوتا ہے۔

(۳) ہمزہ کو حروف مدہ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپر کی طرح تفصیلات تو فن تجوید کے کتب میں موجود ہے؛ لیکن اس کو سیکھنا اور اپنی قرات کو درست کرنا واجب ہے۔

(۴) سورہ حاقہ میں مَالِيَهْ هَلَكَ عَنِّيْ ملا کر پڑھنے میں دو صورتیں جائز ہیں: ۱۔ ادغام ۲۔اظہار

نونِ قطنی:(۱) (تنوین کا نون) تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی آئے تو ہمزہ وصلی درمیانِ کلام میں حذف ہو جائے گا، اس صورت میں تنوین کو آگے ملا کر پڑھتے وقت تنوین کے نون کو کسرہ دے کر پڑھیں گے، جیسے اَحَدُنِ اللهُ

الف اور ہمزہ کا فرق:

۱) الف ہمیشہ اعراب (زبر، زیر، پیش اور جزم) سے خالی ہوتا ہے، اور ہمزہ پر تینوں اعراب اور جزم بھی آسکتا ہے۔

۲) الف پیچھے والے مفتوح حرف سے مل کر مدہ ہوتا ہے، جب کہ ہمزہ مدہ نہیں ہوتا۔

۳) ہمزہ ساکنہ میں جھٹکا ہوتا ہے، الف میں نہیں؛ کیوں کہ الف ساکن ہوتا ہی نہیں، الف پر جزم نہیں آتا۔

۴) الف رسم الخط میں زائد بھی ہوتا ہے، یعنی لکھا جاتا ہے؛ لیکن پڑھا نہیں جاتا، جب کہ ہمزہ زائد نہیں لکھا جاتا۔

۵) الف اپنی ہی شکل میں آتا ہے، جب کہ ہمزہ ا، و، ی تینوں شکلوں میں آتا ہے۔

٦) الف سے پہلے ہمیشہ زبر آتا ہے، جب کہ ہمزہ سے پہلے زیر اور پیش بھی آسکتا ہے۔

---

(۱) چھوٹی میم کی طرح چھوٹا ''ن'' دونوں لفظوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے، اسے اگلے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے؛ لیکن اگر پہلا لفظ ساتھ نہ ملائیں تو چھوٹا نون نہیں پڑھا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷) الف صفات کے لحاظ سے ضعیف اور نرم آواز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جب کہ ہمزہ صفات کے لحاظ سے قوی اور سخت آواز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۸) الف کلمہ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے، جب کہ ہمزہ کلمہ کے شروع میں بھی آتا ہے۔

☆ چار کلمات میں ادغام ناقص ہوگا، یعنی دونوں حروف (ط اور ت) کا مخرج ادا ہوگا:

(۱) لئن بسطت (۲) احطت (۳) ما فرطتم (۴) ما فرطت (۱)

☆ ایک کلمہ میں ادغام تام ہوگا اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ یعنی ق ک سے بدل جائے گا، اسی طرح اِذْ ظَّلَمُوا اور قَالَتْ طَّآئِفَةٌ میں بھی مکمل ادغام ہوگا۔

☆ سیدنا حفص؄ عن عاصم کی سند تین واسطوں سے حضور ﷺ تک پہنچ جاتی ہے: (۱) امام عاصم بن ابی النجود کوفی تابعی (۲) عبداللہ بن حبیب السلمی؄ (۳) عثمان؄، علی؄، عبداللہ بن مسعود؄، زید بن ثابت؄، ابی ابن کعب؄ (پانچ صحابہ سے) پھر حضور ﷺ سے۔

وقف النبی: جس لفظ پر یہ وقف ہو وہاں ٹھہرنا سنت ہے۔

الربع: یہاں چوتھائی پارہ ختم ہوتا ہے۔

النصف: یہاں آدھا پارہ ختم ہوتا ہے۔

الثلثۃ: یہاں پونا پارہ ختم ہوتا ہے۔(۲)

ع: ع کا مطلب یہاں رکوع مکمل ہوتا ہے، "ع" کے نیچے کا عدد پارہ کے اعتبار سے ہوتا ہے، اوپر والا عدد سورہ کے اعتبار سے ہوتا ہے، بیچ والا عدد اس رکوع میں موجود آیتوں کا

---

(۱) یعنی طا کو تا کے ساتھ ملا کر اس طرح پڑھا جائے کہ طا بغیر قلقلہ کے تفخیم یعنی: موٹا ادا کریں، پھر "تا" کو باریک ادا کریں۔

(۲) یہ "الثلثۃ" ہے، "ثلثۃ أرباع" کا مخفف ہے، اس کو ثُلُث کہنا، پڑھنا اور بولنا غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔

ادغام کی قسمیں

مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی تین قسمیں ہیں:

(۱)ادغام مثلین (۲)ادغام متجانسین (۳)ادغام متقاربین

ادغام مثلین: متحد المخرج والصفۃ دوحرفوں میں ادغام، جیسے یُدْرِككُّمُ الموت۔قد دّخلوا۔ یہ ادغام واجب ہے

ادغام متجانسین: متحد المخرج مختلف الصفۃ، جیسے كِدْتَّ۔ قَدْ تَبَيَّنَ

ادغام متقاربین: قریب المخرج مختلف الصفۃ جیسے ل اور ''را'' کا باہمی ادغام قُلْ رَّبِّ یا ن اور ''را'' کا باہمی ادغام، جیسے مِنْ رَّبِّكُم (۱)

سکتہ: روایت حفص کے مطابق قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے:

(۱) عِوَجاً سکتہ قَيِّماً (۲) (۲) مَرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا (۳)

(۳) مَنْ سکتہ رَاقٍ (۴) (۴) بَلْ سکتہ رَانَ (۵)

---

(۱) مستفاد از: قواعد التجوید

(۲) الکہف: ۱، ۲

عوجاً پر سکتہ کی صورت میں وقف کی شکل پیدا ہوتی ہے، لہذا سکتہ کی صورت میں اخفاء نہ ہوگا۔

(۳) یٰسین: ۵۲

(۴) قیامۃ: ۲۷

(۵) المطففین: ۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں چار کلمات ایسے ہیں جو صاد سے لکھے ہوئے ہیں؛ لیکن ان پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوا ہے:

(۱) يَبْصُطُ (۱) (۲) بَصْطَةً (۲)

یہ دونوں کلمات سین سے پڑھے جائیں گے۔

(۳) الْمُصَيْطِرُوْنَ (۳) صاد اور سین دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) بِمُصَيْطِرٍ (۴) صرف صاد سے پڑھا جائے گا۔(۵)

امالہ: امالہ کے معنیٰ ہیں جھکانا، یعنی "الف" کو "یا" کی طرف اور اس سے پہلے زبر کو زیر کی طرف جھکانا، امالہ قرآن کریم میں سورہ ھود میں صرف ایک ہی جگہ ہے مَجْرٖىهَا اس کا تلفظ مَجْرے ھا ہے، جیسے اردو میں قطرے، مَجْرِیْ ھا نہیں ہے۔

☆ قرآن کریم میں ایسے سات کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف وصل (ملا کر پڑھنے) میں نہیں پڑھا جاتا، مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے۔

۱) اَنَا ۔ جہاں کہیں بھی ہو۔

۲) لٰكِنَّا ۔ کہف، آیت: ۳۸

۳) الظُّنُوْنَا ۔ احزاب، آیت: ۱۰

---

(۱) البقرۃ: ۲۴۵

(۲) الاعراف: ۶۹

(۳) الطور: ۳۷

(۴) الغاشیۃ: ۲۲

(۵) قواعد التجوید: ۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴)الرَّسُوْلَا۔ احزاب،آیت:٦٦

۵)السَّبِيْلَا۔ احزاب،آیت:٦٧

٦)سَلٰاسِلَا۔ دھر،آیت:۴

۲)قَوٰارِيْرَا۔ دھر،آیت:١٥

نوٹ: اَنَامِل، اَنَاسِی، اَنَاب، اَنَابُوْا، لِلْاَنَام میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا۔

☆بِئْسَ الْاُمَمُ (سورۂ حجرات کے دوسرے رکوع میں) کے لام سے آگے پیچھے جو دو ہمزہ بشکل الف لکھے ہیں ان کو بالکل نہ پڑھیں۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ کو بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ پڑھیں؛ کیوں کہ الاسم میں "ال" اور اسم کا ہمزہ دونوں نہیں پڑھے جائیں گے، جب کہ لکھنے میں باقی رہتے ہیں۔

استعاذہ اور بسملہ کے احکام:

☆ تلاوت کسی سورت کے آغاز سے شروع ہو تو استعاذہ اور بسملہ(۱) دونوں ضروری ہیں، جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ من الشَّیطانِ الرَّجیمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ تلاوت کسی سورت کے درمیان سے شروع ہو تو استعاذہ ضروری ہے، بسملہ میں اختیار ہے۔

☆ دورانِ تلاوت کوئی سورت شروع ہو جائے تو صرف بسملہ پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورہ توبہ کے۔

---

(۱) استعاذہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ من الشَّیطانِ الرَّجیم پڑھنے کو کہتے ہیں۔

بسملہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کو کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دوران تلاوت سورہ توبہ آجائے تو وہاں تین طرح سے پڑھا جاسکتا ہے: (۱) فصل (علاحدہ علاحدہ) کرکے پڑھنا۔ (۲) ملا کر پڑھنا۔ (۳) سکتہ کے ساتھ پڑھنا

☆ تلاوت کا آغاز ہی سورہ توبہ سے ہو تو صرف استعاذہ پڑھا جائے اور بسملہ نہ پڑھا جائے۔

☆ جب ایک سورت کو ختم کرکے دوسری سورت شروع کریں تو تین صورتیں جائز ہیں اور چوتھی صورت جائز نہیں:

(۱) فصل کل: یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے اور بسم اللہ کو سورت سے جدا جدا کرکے پڑھنا، جیسے: ولا الضالین (وقف کریں) بسم الله الرحمٰن الرحیم (وقف کریں) پھر الٓمّٓ پڑھیں۔

(۲) وصل کل: یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھیں، جیسے: ولا الضالینَ بسم الله الرحمٰن الرحیم الٓمّٓ

(۳) فصل اول وصل ثانی: یعنی پہلی سورت کو ختم کرکے بسم اللہ سے نہ ملائیے اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھے، جیسے: ولا الضالین (وقف کریں) بسم الله الرحمٰن الرحیم الٓمّٓ

(۴) وصل اول فصل ثانی: یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے علیحدہ کرکے پڑھنا، جیسے: ولا الضالین بسم الله الرحمٰن الرحیم (وقف کریں) الٓمّٓ، یہ چوتھی صورت جائز نہیں ہے۔ (۱)

(۱) مستفاد از: تسہیل التجوید، فوائد مکیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکتب سے متعلق کچھ گذارشات

حسن بصریؒ کا قول ہے: اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ کہ بچپن میں سیکھا ہوا ایسا ہے جیسے کہ پتھر پر نقش کیا گیا ہو، یعنی بچپن میں دی گئی تعلیم پچپن (بڑھاپے) تک رہتی ہے، اسکولی تعلیم کے ساتھ اگر مکتبی تعلیم نہ دی جائے تو ہماری اس نسل کا رشتہ اسلام سے ٹوٹ جائے گا، تشخص وشاخت ختم ہو جائے گی، یہ دین کے مراکز ہیں، یہیں سے مدارس کو طلبہ ملتے ہیں، ارتداد اور فتنوں کی روک تھام ہوتی ہے، دیکھا بھی یہی جاتا ہے کہ جن بچوں کی مکتب کی بنیادی تعلیم مضبوط ہوتی ہے، وہ عیسائیت، شکیلیت، قادیانیت، فیاضیت اور غامدیت کے شکار بہت کم ہوتے ہیں، خالی الذہن پر محنت آسان ہوتی ہے، مولانا الیاس صاحبؒ فرماتے تھے کہ سو مکاتب کا خرچ دینے کو تیار ہوں، مولانا علی میاں ندویؒ کا فرمان ہے کہ بچوں کے لئے عید کے لئے نئے کپڑے نہ ہوں تو غم نہیں ہے؛ لیکن بچوں کی بنیادی مکتب کی تعلیم کے لئے انتظام کرنا ضروری ہے، حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کا فرمان ہے کہ ہم پیٹ کاٹ کر کے بھی مکاتب چلائیں گے۔

الغرض مکاتب کی اہمیت، افادیت پر بہت سے رسالے، کتابچے، اکابر کے بیانات موجود ہیں، اصل مسئلہ مکاتب کو مستحکم، منظم، مضبوط کرنے اور رواجی تعلیم، رسمی خانہ پوری، کمزور نصاب کو درست کرنے کا ہے، اللہ جزائے خیر دے ہمارے اکابر کو جو اس کے لئے رات دن ان تھک کوششیں کر رہے ہیں، حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب کی نگرانی میں چلائے جانے والے مکاتب تعلیم القرآن کے نام سے، اسی طرح حضرت مولانا اسماعیل صاحب کا پودروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نگرانی میں چلائے جانے والے نورانی مکاتب کافی کامیاب، منظم، مرتب اور مضبوط ہیں، ان کی ویب سائٹ، ویڈیوز، آڈیو اور کتابوں اور رسائل سے بار بار فائدہ اٹھانا چاہیے۔

یہاں قدرے مشترک کچھ ضروری اہم نوٹس کے طور پر چند باتیں آپ حضرات کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

☆ مکاتب کے چھ مقاصد ہوتے ہیں: (صرف نورانی قاعدہ اور قرآن نہیں ہے)

(۱) عقائد کی درستگی: توحید، رسالت، آخرت کو کھول کھول کر واضح طور پر اگر سمجھایا جائے تو بہت امید ہے کہ ارتداد کی ہوائیں ختم ہو سکتی ہیں اور فتنوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۲) قرآن کی درستگی: تجوید سے قرآن اچھی طرح پڑھنا آجائے۔

(۳) سیرت پاک کی تعلیم: سبق آموز پہلو، سوال و جواب کے انداز میں کوئیز اور تمام واقعات کو سمجھایا جائے۔

(۴) ضروری بنیادی مسائل: اس کے لئے حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کی تعلیم الاسلام اور حضرت حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی بہشتی ثمر کافی مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۵) دینیات: جس میں چالیس احادیث، ضروری روزمرہ کی دعائیں، اذکار نماز، وغیرہ یاد دلائے جائیں۔

(۶) ذہن سازی: اخلاق پر توجہ دینی تعلیم کی رغبت، بڑے چھوٹوں کا ادب وغیرہ۔

☆ مکاتب میں بچوں کی استعداد کی فکر کرنی چاہیئے، رٹانے سے زیادہ سمجھانے اور ذہن سازی کی فکر ہونی چاہیئے، شوق پیدا کروانا چاہیئے، ان کو پیار، محبت سے مانوس کرنا چاہیئے، ہر سبق کے بعد بچہ قرآن سے قریب ہو۔

☆ اردو کتاب لکھانے اور پڑھانے کے لئے بھی حروف کی شناخت، روانی، تسلسل،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کے معانی، املائی درستگی، عبارت کا مفہوم، صحیح مقام پر وقف، نئے الفاظ کا تعارف سب پر محنت ہونی چاہیئے۔

☆ کہانیوں کی کتابوں کے لئے اسلامی واقعات، عبدالملک مجاہد کی، اسحاق ملتانی صاحب کی، افضل حسین کی، مائل خیر آبادی کی، ملت والوں کی ترتیب دی گئی کتابوں کا مطالعہ کریں اور کروائیں۔

☆ ابتداء میں سچی کہانیوں، انبیاء کرام کے واقعات اور قصوں کو سنایا جائے۔

☆ ماہانہ یا سہ ماہی سرپرست حضرات کی بیٹھک ہونی چاہیئے۔

☆ نصاب پر توجہ دینے کے بجائے ذہن سازی اور استعداد بنانے پر محنت ہو، چاہے نصاب میں نورانی قاعدہ ہو، نورانی مکاتب، تعلیم القرآن، ممبئی کی دینیات، بھٹکل یا حیدرآباد کا جو بھی ہو روح پر توجہ ہونا چاہیئے۔

تخمینی نصاب اور ماہانہ مقدار نورانی قاعدہ اور ناظرہ کے اندر طے کریں؛ ورنہ کبھی کبھی بچہ ۲ر سال سے قاعدہ ہی کے اندر رہتا ہے، والدین کی توجہ نہیں ہوتی، بچے تو معصوم، ناسمجھ ہوتے ہیں، اساتذہ سارا قصور بچوں پر تھوپ دیتے ہیں۔

☆ اساتذہ روزانہ ذہنی مطالعہ غور وفکر اور پلاننگ ضرور کریں کہ آج بچہ کو فلاں تختی، فلاں قاعدہ، فلاں مسئلہ اور تربیت کا پہلو کن مثالوں کے ساتھ آسان انداز، لب ولہجہ میں سمجھایا جائے، یہ بہت ضروری ہے۔

☆ مکتب میں بچوں کے درمیان مواخات کا ماحول بنائیں، ضعیف کو قوی کے ساتھ جوڑ دیں، اس طرح بچوں سے تعاون بھی ہو جائے، سمجھانے کی استعداد بھی پیدا ہو جائے گی، نیز بعض دفعہ کمزور طلبہ اساتذہ سے سبق نہیں سمجھ پاتے ہیں جو ایک دوسرے طالب علم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھانے سے سمجھ جاتے ہیں۔

☆ حکمت عملی سے بچہ کو ہمیشہ مصروف رکھنا چاہیئے، اردو، دینیات، لکھنے، سنانے، پڑھانے، سوالات کرنے وغیرہ میں، تاکہ تجدد، تنوع بھی ہوتے رہے اور وقت بھی ضائع نہ ہو۔

☆ ایک جماعت میں کتنے طلبہ ہوں؟ اگر سبق اجتماعی ہوتا ہے تب تو ۳۰ر ۴۰ر طلبہ بھی ایک درسگاہ میں ہوسکتے ہیں؛ لیکن ابتدائی انفرادی مکتب میں سب کی صلاحیت اور سبق کا وقت الگ ہو تب تو ۱۵۔ ۲۰ سے زائد طلبہ ہرگز نہ ہوں ایک گھنٹہ کے مکتب میں۔

☆ بعض قرآنی کوئیز، سیرت کوئیز کے سوال وجواب بھی یاد دلائیں، مثلاً قرآن میں کتنے حروف، کلمات، رکوع، سجدے، پارے ہیں وغیرہ، اسی طرح سیرت کوئیز سے بھی ۲۰ر ۵۰ر سوالات وجوابات کو رٹائیں۔

توجہ دیں!

☆ مکتب میں بہت اہم چیز ان ممالک میں وہ اردو زبان کا سکھانا بھی ہے۔

جس طرح قرآن سکھانا دین ہے، اردو زبان سکھانا بھی دین ہے؛ کیوں کہ اسلامی اصطلاحات، محاورات جس قدر اردو زبان میں پائے جاتے ہیں عربی زبان کے بعد شاید کسی زبان میں نہ پائے جاتے ہوں، تفسیر، قرآن وحدیث کے ترجمے، عقائد، فقہی کتابوں کے ترجمے، مسنون حدیث کی شرحیں، اسلامی تاریخ وغیرہ تمام ہی اسلامی علوم اردو زبان میں موجود ہیں، ایک زمانہ میں عربی کے بعد سب سے زیادہ اسلامی لٹریچر فارسی زبان میں تھا؛ لیکن اب اردو نے فارسی پر سبقت حاصل کرلی ہے۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں:

"اردو واحد زبان ہے جس کو مسلمانوں نے وجود بخشا ہے، اس میں تقریباً ۷۵ر فیصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ عربی اور فارسی ہیں، قرآن مجید کے الفاظ بہ کثرت اس زبان میں داخل ہیں، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اردو ایک بین الاقوامی زبان ہے جو آج ایشیا سے لے کر امریکہ تک اپنا مقام بنا چکی ہے۔"

تعجب ہے انسان پر کہ وہ روٹی کمانے، پیٹ بھرنے کے لئے تو کوئی بھی مشکل زبان سیکھ لیتا ہے؛ لیکن دین سیکھنے کی خاطر مادری زبان اردو پڑھنے اور اس کے سیکھنے سے عاجز رہ جاتا ہے، انسان ۱۲ / ۱۵ رسال انگریزی اسکول میں لگا تو سکتا ہے (یہ اور بات ہے کہ اس میں بھی وہ ناقص رہتے ہیں) لیکن ۱۲ / ۱۵ ردن بھی اردو سیکھنے کی کوشش نہیں کرتا۔

قومیں ترقی کرتی ہیں اور اپنی پہچان بناتی ہیں زبان سے، زبانوں سے قوموں کا وجود باقی رہتا ہے، امریکہ کی ترقی کا ظہور اس کی زبان کی وجہ سے ہے، چین زیادہ طاقت ترقی یافتہ ہونے کے باوجود بھی امریکہ کے سامنے گونگا ہے، دنیا کے تمام ہی پروڈکٹس چاہے وہ جس ملک میں بھی بنتے ہوں انگریزی میں اس کا نام ضروری معلومات لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

دشمنانِ اسلام اسلامی تعلیمات میں کیڑے نکالنے، راز و نیاز، نکات اور تحقیقات کے حصول کے لئے اردو زبان سیکھ سکتے ہیں تو ہمارا مسلمان اپنے وجود کو باقی رکھنے، اسلامی تعلیمات سے فائدہ اٹھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے کیوں نہیں سیکھتا؟

ہماری نوجوان نسل انگریزی ہی کو ترقی بلکہ دنیا میں جینے کا معیار بناتی ہیں، بہت سارے نوجوان ۱۲ / ۱۵ رسال انگریزی اسکول میں پڑھنے کے باوجود نہ انگریزی ڈھنگ سے بول پاتے ہیں نہ ہی اردو سے واقفیت رکھتے ہیں، رومن انگلش یہ کوئی زبان نہیں ہے، نہ انگریزی نہ اردو نہ رومن انگلش کا حصول کمال نہیں بلکہ بہت بڑا عیب ہے اپنے ناکارہ ہونے پر، نہ ڈھنگ سے انگریزی میں بات کر سکتے ہیں نہ اردو کا حق ادا کر پاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری نوجوان نسل عربی اور فارسی سیکھنے سے تو رہی، اگر اردو سے بھی ناواقف رہ جائے تو اسلامی لٹریچر سے رابطہ کٹ جائے گا، اور سلف صالحین اور بزرگوں سے ان کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔

بیشتر لوگ دین سے اس لئے دور ہیں اور اس لئے عمل نہیں کر پا رہے ہیں کہ وہ اردو زبان سے محروم ہیں، کچھ لوگ سیکھنا چاہتے ہیں؛ لیکن اہمیت کے ساتھ ان کی رہبری کرنے کے لئے کوئی دردمند نہیں ملتا۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ جو لوگ اردو زبان کے تحفظ کی تحریک چلاتے ہیں، دین دار ہیں، دینی علوم سے وابستہ ہیں، اردو زبان کی روٹی کھاتے ہیں، اردو میں وعظ وتقریر اور شعر وسخن ان کا امتیاز ہے، خود ان کے بچے اردو کو ”اچھوت“ سمجھتے ہیں۔“

یہ مادری زبان کے ساتھ سوتیلا سلوک نہیں تو اور کیا ہے؟ کب ہمارا شعور بیدار ہوگا؟ اللہ حفاظت فرمائے جب ہندوستان میں سنسکرت لازم قرار دی جائے گی تب ہم اردو کی اہمیت اور اس کے سیکھنے سکھانے کی فکر کریں گے؟ (جب وہ زبان لازم قرار پائے گی تو اُسے بھی سیکھ کر اسے بھی مسلمان بنائیں گے اور تمام اسلامی تعلیمات کو اس زبان میں بھی منتقل کریں گے ان شاء اللہ) لیکن اب جب یہ موقع ہے اردو سیکھنے اور باطل فرقوں سے اپنی نسلوں کو بچانے، اپنی قوم مذہب کو بچانے کا اس کو غنیمت جان کر گھر گھر فرد فرد کو اردو سکھانے کی کوشش کرنا چاہیے، کبھی ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ قرآن سکھانے سے زیادہ آسان اور اہم ضرورت اردو سکھانا ہے کہ قرآن کے تمام مضامین اردو میں موجود ہیں، اور کم وقت میں اس کا سیکھنا اور سکھانا آسان ہے، تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ ۱۵/ سے ۲۰/ دن میں (روزانہ اگر ایک ڈیڑھ گھنٹہ مل

www.kitabosunnat.com
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے) سمجھدار ۹ رسال سے ۹۰ رسال تک کا انسان اردو سیکھ سکتا ہے، ہمت کر کے کوشش کر کے تو دیکھیں، بچوں کا خالی وقت کام میں لگ جاتا ہے، سبق سنانے کے بعد بچے کھیلتے رہتے ہیں، بیٹھے باتیں کرتے ہیں، اللہ توفیق عمل نصیب فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب استاذ کے اوصاف

۱) تمام طلباء کے ساتھ شفقت ونرمی کے ساتھ برتاؤ کریں۔

۲) طلباء کو ان کے صحیح اور پورے نام سے پکاریں۔

۳) طلباء کی بہترین کارکردگی پر ماشاء اللہ، جزاک اللہ، سبحان اللہ سے حوصلہ افزائی کریں اور کچھ انعامات سے نوازے۔

۴) غریب اور مالدار طلباء کے ساتھ یکساں برتاؤ کریں۔(پیر صاحب کا بچہ فقیر کا بچہ، سب کے ساتھ برابر سلوک کریں)

۵) کمزور طلبہ کو آگے بٹھائیں، انفرادی وقت دیں، قوی ذہن طلبہ کے ساتھ جوڑی بنائیں، آسان آسان ان سے سوالات کریں، ان کی حوصلہ شکنی والے القاب سے نہ پکاریں۔

۶) طلبۂ کرام کے لئے نام لے کر دعائیں کریں۔

۷) غلطی پر پیار محبت سے تنبیہ کرے، مخفی غلطی کو علانیہ تنبیہ یا سزا نہ کریں۔

۸) ایک کی غلطی پر پوری جماعت کو تنبیہ کرنا، چیخنا چلانا استاذ کی شان کے خلاف ہے۔

۹) اپنا لباس، وضع قطع سنت کے مطابق رکھیں اور طلباء کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

۱۰) خدا ترس، بچوں کی نفسیات سے واقف، رحم دل، خود دار اور تعلیم کا تجربہ رکھنے والا ہو۔

۱۱) روزانہ ہفتہ واری، ماہانہ اسباق کی تاریخ اور روز نامچہ رکھے۔

۱۲) درسگاہ میں ٹوپی اتار کر، پیر پھیلا کر پان وغیرہ کھاتے ہوئے وقار کو ختم نہ کرے۔

۱۳) مدرسہ اور درسگاہ کی پابندی کرے، غیر حاضری کا بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴) مدرسہ اور تعلیمی اوقات میں فون کا استعمال نہ کریں۔

۱۵) استاذ دردمند، متحمل مزاج ہو، خودغرض اور ترش رو نہ ہو۔

۱۶) جس بات کی تعمیل نہ ہوسکتی ہو یا استاذ خود اس کو نہ کرسکتا ہو تو اس بات کو زبان سے ہی نہ نکالے۔

۱۷) بچہ کی عمر، ذہن اور فرصت کے لحاظ سے سبق کی مقدار کم وبیش رکھے۔

۱۸) ہمیشہ طلبہ کی شکایت نہ کریں، ہلکا نہ سمجھیں۔

۱۹) وقت کی پابندی کریں، ادارہ سے محبت کریں۔

۲۰) درسگاہ میں سونا، اونگھنا بہت بڑا عیب ہے۔

۲۱) علم، آلاتِ علم کی قدر کریں، صفائی کا خیال رکھیں۔

۲۲) وقتاً فوقتاً علم، اہل علم، عمل اور نیت کی درستگی اور اخلاقِ رذائل سے بچنے کی تاکید، نصیحت اور ذہن سازی کرتے رہیں۔

۲۳) حکمت عملی سے طالب علم کو ہمیشہ کسی علمی عملی کام میں مصروف رکھیں۔

۲۴) بچوں میں صلاحیت، شوق اور احساسِ ذمہ داری اور محنت کا مزاج بنائیں۔

۲۵) اپنے کام کو دینی خدمت تصور کریں۔

۲۶) اس بات کی کوشش کریں کہ اپنا اصلاحی تعلق کسی متبع سنت سے قائم کریں۔

۲۷) مطالعہ کا شوق رکھیں۔

۲۸) طلبہ کو بلند آواز سے پڑھنے کا عادی بنائیں، دور بٹھا کر سنیں

۲۹) فرداً فرداً سنیں، ایک ساتھ دو تین کا نہ سنیں۔

۳۰) سبق درسگاہ میں ہی یاد دلانے کی فکر کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱) استاذ خود سبق پڑھائیں، ایک سے زائد مرتبہ پڑھائیں۔
۳۲) لفظ پر انگلی رکھوا کر پڑھائیں، سمجھاتے ہوئے پڑھائیں۔
۳۳) بورڈ، تختی پر لکھنے کا عادی بنائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تربیت اور سزاؤں کے اصول

سزاؤں کا مقصد تو اصلاح اور درستگی ہے، جس سزا سے اصلاح مقصود نہ ہو تو وہ سزا نہیں ہو سکتی، سزا کے لئے جسمانی تکلیف، مار پیٹ ہی ضروری نہیں ہے، نفسیاتی سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

ناکام ہے وہ استاذ جو چھڑی اٹھائے، کامیاب استاذ وہ ہے جسے اپنا بچپن یاد ہو، کامیاب استاذ تو نبی کا نمونہ بننے کی کوشش کرتا ہے، حضور ﷺ نے بچوں کی تربیت کیسے کی ہے؟ کتابوں میں تفصیل سے لکھا ہے، اس کا مطالعہ بار بار کرنا چاہیئے، کیا ہم اپنے نسبی بچوں کے لئے ایسے ہی سزا تجویز کرتے ہیں جو دیگر طلبہ کے لئے کرتے ہیں؟ مرض کی تشخیص کرنا چاہیئے کہ طالب علم سے یہ غلطی کیوں ہو رہی ہے؟ اس کا حل پیش کرنا چاہیئے، غلطی کی اصلاح میں بچہ کی مدد کرنا چاہیئے۔

بے تُکا مار دینا، غصہ اتارنا ہرگز جائز نہیں ہے، غصہ کی حالت میں آپریشن نہیں کیا جاتا تو غصہ کی حالت میں (جس حالت میں اعتدال نہ ہو) کیسے سزا تجویز کی جائے گی؟ صحابہ، اکابر کے واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ غصہ کی حالت میں جہاد میں بھی حملہ سے رُک جاتے، امیر المؤمنین ہوتے ہوئے بھی جلاد کو سزا کا حکم نافذ نہیں کرتے، تاکہ ظلم نہ ہو جائے، بچہ کی تربیت کرنے میں ہم بدتمیز نہ بن جائیں، اپنی زبان کو گندی نہ کریں، ہدایت دینے والی ذات تو اللہ کی ہے، إنك لا تهدي من احببت استاذ جلاد، حاکم، آمر نہیں ہوتا بلکہ خادم ہوتا ہے، سيد القوم خادمهم، طلبۂ کرام کی نگرانی نہیں خدمت کی جاتی ہے، ان پر حکم مسلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ حکمت و مصلحت اور نرمی کے ساتھ رہبری کی جاتی ہے، اپنے بس کی کوشش کرنا چاہئے، خدانخواستہ بچہ پھر بھی نافرمانی کرے تو بدظن نہ ہوں، اللہ سے روکر نام لے کر دعائیں کریں، پھر بھی نہ مانیں تو اللہ کے حوالہ کر دیں، ناراض ہو جانا، غصہ ہو جانا، اپنی ضد پوری کرنے کی کوشش کرنا، ہٹ دھرمی اور من مانی کروانا ہے، حکم دیتے ہی مان لینا نہ ماننے یا تاخیر کرنے پر غصہ ہو جانا اور فوراً عملی کاروائی کرنا خدائی دعویٰ کرنا ہے، ہم اپنے بڑوں، ذمہ داروں اور سب سے بڑے ذمہ دار پالنے والے رب کی کتنی مانتے ہیں؟ حضرت مولانا عبدالقویٰ صاحب کے بقول جتنی روحانیت اندر ہوتی ہے اتنی ہی تاثیر زبان میں ہوتی ہے، معاف کرنا، نظر انداز کرنا، گھور کر دیکھنا، کم عمر بچوں کو سزا دینا، یا نامناسب سزا دینا اہل علم اور مدارس سے نفرت کا ذریعہ بن جاتا ہے، بلکہ بن چکا ہے، حضرت مولانا الیاسؒ فرماتے ہیں کہ استاذ کے لئے طالب علم کو مارنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ چپت (طمانچہ) چپاتی سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے، استاذ کا مار پھولوں کا ہار جیسے جملوں کا ہم سہارا لیتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں ہے؛ لیکن نہ مارنے اور معاف کرنے کے فضائل اور مارنے کی وعیدوں پر ہماری نظر نہیں ہوتی، برے القاب (گدھے، سور، کتے، کمینہ وغیرہ) سے پکارنا، والدین کی عدم تربیت کا طعنہ دینا، ماں باپ کی گالی دینا، ماں باپ کی بدتمیزی کرنا یہ ہرگز استاذ کی شان نہیں ہوسکتی۔

استاذ تو حضور ﷺ کا نائب ہوتا ہے، حضور ﷺ کی تربیت یافتہ بچوں کی زندگی کو پڑھنا اور سننا چاہئے، حضرت انسؓ کی دس سالہ خدمت میں کوئی ایسا نازیبا کلمہ یا کوئی سزا والی بات ہرگز نہیں ملتی ہے، مسند کا بچھا دیا جانا، چپلوں کا درست کر دینا، راستہ دیدینا، سلام کر دینا ہی اصل تعظیم کی دلیل نہیں ہے، (یہ تو ظالم حکام اور بادشاہوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے) طلبہ کو واقعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا پیار دینا چاہئے کہ بچہ اپنے گھر والدین کو بھول جائے حضرت زید بن حارثہ کی طرح۔

طلبہ کی غلطیوں پر غصہ آنا غیر اختیاری (فطری) ہے؛ لیکن اس غصہ کے مطابق سزا دینا اختیاری ہے، مہمانوں کے سامنے سزا نہ دیں، مخفی جرم پر علانیہ سزا نہ دیں، مالی جرمانہ طے نہ کریں، کوئی ایسا کام یا ایسی حرکت یا زبان کا استعمال نہ کرے جس سے بچہ قریب ہونے کے بجائے دور ہو جائے، بدک نہ جائے، مشکل نہ سمجھے، بھاگ نہ جائے، محروم نہ ہو جائے۔

دردمندی اور فکرمندی کے ساتھ مار کے بغیر محبت کے انداز میں تڑپ کر دعا کرنا یہ اصل اصلاح کے لئے محرک ہے، ذیل میں چند مثالیں سزاؤں کی پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) معاف کرنا۔ (۱)

(۲) نظر انداز کرنا۔

(۳) انعام کا وعدہ کرنا۔ (۲)

(۴) سزا کی تجویز خود طالب علم سے کرے۔ (تجویز کرانے میں ہی طالب علم عزم کر لیتا ہے آئندہ غلطی نہ کرنے کی)۔

(۵) نوافل (صلاۃ التسبیح یا نماز میں ایک آدھ پارہ پڑھوائیں۔)

(۶) عصر کی چھٹی، کھیل کی آزادی پر کچھ دیر پابندی لگائیں یا دیگر نفسیاتی سزائیں تجویز

---

(۱) غلطی واضح ہو جانے کے بعد بھی معاف کرنا، یا نظر انداز کر دینا بہت بڑا اصلاح کا ذریعہ ہوتا ہے۔

(۲) ادھر ادھر صدقات کے بجائے بطور ہدیہ کے، انعام کے عنوان سے یا دلجوئی یا محبت کے عنوان سے ان مہمانانِ رسول پر اگر اپنی تنخواہوں کا کچھ حصہ خرچ کیا جائے تو یہ طلبہ میں محبت، عظمت، اصلاح اور درستگی اور ہماری سعادت کا ذریعہ بن سکتا ہے، ہم خوش نصیب ہوں گے جو ہمارا پیسہ بہت صحیح جگہ صرف ہو رہا ہے، ماہانہ ۱۰۰/۲۰۰ روپیہ یا ۵/۱۰ فیصد ان پر خرچ ہو جانا کوئی زیادہ بڑی بات نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں۔

(۷) سب کے سامنے اس خاطی طالب علم کی کسی دوسری خوبی کی تعریف کرنا۔

(۸) سب کے سامنے سر پر ہاتھ پھیرنا، بیٹا، پیارے کہنا، قدر بٹھانا، احسانات (ادارہ یا استاذ) کے گنوانا۔

(۹) محبت کا اظہار کرنا اور بچہ کو دعائیں دینا (حضرت شیخ عبد الرحمٰن سدیس کا واقعہ معروف ہے)۔

(۱۰) راتوں میں یا تنہائی میں کی جانے والی دعاؤں کا تذکرہ کرنا تاکہ اس کے دل میں استاذ کی عظمت راسخ ہو جائے۔

(طلبۂ کرام خوف سے کم پڑھتے ہیں خشیت سے زیادہ پڑھتے ہیں)۔

(۱۱) نہ پڑھانے کی دھمکی دینا۔(۱)

(۱۲) پیچھے درسگاہ میں بھیجنے کی دھمکی دینا۔ (یہ اس وقت جب کہ طالب علم حساس غیرت مند ہو)۔

(۱۳) معافی نامہ لکھوانا۔

(۱۴) دوسرے اساتذہ یا والدین کی سفارش کروانا

(۱۵) بے توجہی کرنا۔

(۱۶) ترک تعلقات کرنا، وقتی طور پر بائیکاٹ کرانا۔

---

(۱) اس دھمکی کا فائدہ اسی وقت ہوگا جب کہ استاذ شفیق، دردمند، چھڑی نہ اٹھانے والا، باوقار ہو، ورنہ اگر پہلے کئی مرتبہ چھڑی اٹھا چکا ہے، کوئی تعلق و ربط طلبہ سے نہ ہو پھر یہ جملہ کہتا ہے تو یا تو مذاق ہو جائے گا یا طلبہ اس جملہ کا کوئی اثر نہ لیں گے، بلکہ نہ پڑھانے کے فیصلہ کے منتظر ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) والدین کو اطلاع کرنا۔

(۱۸) ذمہ دار ناظم یا صدر کے پاس بھیج دینا۔

(۱۹) دفتری کاروائی کروانا۔

(۲۰) کھڑا کر دینا۔

(۲۱) درسگاہ سے باہر کرنا (اگر طالب علم بہت غیرت مند ہو تو مناسب نہیں ہے)

(۲۲) گھر لے جانا، اپنی سواری پر بٹھانا۔

(۲۳) کوئی ذاتی کام لینا (تاکہ اسے قربت کا احساس ہو، جس سے وہ آئندہ غلطی نہ کرے)(۱)

(۲۴) اٹھک بیٹھک کرانا (یہ بچہ کی عمر، صحت، غیرت کے اعتبار سے تعداد مقرر کرنا ہے)۔

(۲۵) غلطی کے بعد بھی عزت دینا (بازو بٹھانا، دوسروں کی ذہن سازی کرنا، صحبت میں رکھنا۔(۲)

(۲۶) صفحات لکھوانے کی سزا دینا، ۱۰ر صفحات، ۵ر صفحات

(۲۷) مطالعہ کروانا (کہ کل تک ۲۵ر صفحات کا مطالعہ زائد کرکے آنا ہے۔ دیگر واجباتی ذمہ داریوں کے علاوہ۔(۳)

---

(۱) لیکن اتنی خدمت نہیں کہ اس کی تعلیم کا حرج ہو جائے، وہ آپ کا نوکر بن جائے، مطبخ کا چسکا لگ جائے اور تعلیم سے محروم ہو جائے۔

(۲) اس زمانہ میں ایسے بچے کہاں ملیں گے کہنا مایوسی اور اپنی اصلاح سے جی چرانا ہے)۔

(۳) الغرض ایسی سزائیں تجویز کرنا جس سے اس کی علمی یا عملی ترقی ہو)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۸) والدین کو بلوانا، والدین کی دستخط کروانا۔

(۲۹) کھانا بند کرنا، تھوڑی دیر کے لئے اگر مناسب ہو۔

(۳۰) ہلکی تادیبی سزا ہو۔

(مسواک یا اس جیسی چیز سے ہلکی سزا دیں، سر پر ٹھونگے مارنا، قلم کو انگلیوں میں رکھ کر دبا دینا، ہڈی پر مارنا، چہرہ پر مارنا، ایک یا تین سے زائد مارنا، نازک مقامات پر مارنا ہرگز جائز نہیں ہے، بہت سے طلبہ اپنی کند ذہنی سے نہیں بلکہ اساتذہ کی بدتمیزی سے علم دین کی دولت سے محروم ہو جاتے ہیں، مدرسہ سے بھاگ جاتے ہیں، علماء اہل علم سے نفرت کرتے ہیں (الامان والحفیظ) برے القاب سے پکارنا، ماں باپ کی گالی دینا، ماں باپ کی عدم تربیت کا طعنہ دینا، یہ ہرگز ایک استاذ کی شان نہیں ہو سکتی ہے، چھڑی اٹھانے والے استاذ کا وقار ختم ہو جاتا ہے، اللہ توفیق عمل نصیب فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید کی عظمت

قرآن مجید کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے کلمات کے صرف تلفظ کو سیکھنا بھی ایک مکمل فن کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے لیے ہر دور میں علماء و قراء کا ایک طبقہ اپنی زندگیاں صرف کرتا رہا ہے، فن کے اعلیٰ درجات کا حصول ہر کسی کے بس میں ہے نہ ہر ایک پر فرض؛ لیکن ضروری درجہ کی تجوید سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے، اس مقصد کے لیے ہمارے علاقہ میں نورانی قاعدہ رائج ہے جو تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

لیکن کتاب کے ساتھ معلم کا ماہر بھی ضروری ہے، بسا اوقات معلمین کی مہارت اور تدریسی طریقہ کار میں نقص و کمی کے باعث طلبہ عزیز کا طویل وقت صرف ہو جاتا ہے اور نتیجہ بھی خاطر خواہ نہیں ہوتا، بعض اساتذہ برسوں سے تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں؛ لیکن نورانی قاعدہ کے شروع میں لکھی ہوئی طریقہ تعلیم کی ہدایات سے بھی بے خبر ہیں، ضروری ہے کہ مدارس کے اساتذۂ کرام و ذمہ داران اس پہلو پر توجہ دیں۔

اسی موضوع سے متعلق مولانا محمد منیر صاحب (استاذ مدرسہ کہف الایمان ٹرسٹ) نے مفید مضامین اس کتابچہ میں جمع اور مرتب کیے ہیں، احقر نے ان مضامین کو ملاحظہ کیا اور بحمد اللہ مفید پایا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش و محنت کو قبول فرمائے اور نورانی قاعدہ کے اساتذۂ کرام سے درخواست ہے کہ نورانی قاعدہ کے طریقہ تعلیم کی ہدایات ضرور ملاحظہ فرمائیں اور اس کتابچہ سے بھی استفادہ فرمائیں، ان شاء اللہ نفع ہوگا۔

فقط والسلام

احمد عبید الرحمٰن اطہر ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ ۱۶ر دسمبر ۲۰۲۱ء

شائع کردہ

مکتبۂ احیاءِ سنت

مدرسہ امداد العلوم جامع مسجد تین پوش لال ٹیکری حیدرآباد ۴۔ فون : +۹۱-۴۰-۲۳۳۲۵۹۵۲

MAKTABA-E-EHYA-E-SUNNAT MADRASA IMDADUL ULOOM

Jama Masjid Teen Posh, Lal Tekri (Red Hills), Hyderabad - 500 004.

Phone : +91-40-2332 5952, Cell : +91-8125025952

Print at K.I.B @ +91-9030474265

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “